REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly "BADR" Qadian-143516

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۳ ہجری — ۲۹ تبوک ۱۳۶۲ ہش — ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ تبوک (ستمبر)۔ ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران ملنے والی اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ سفر مشرقِ بعید کے تیسرے مرحلہ میں آج ہی فجی سے روانہ ہو کر آسٹریلیا تشریف لے جائیں گے جہاں حضور پُر نور مورخہ ۸۳/۹/۳۰ کو بعد نمازِ جمعہ جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

قادیان ۲۵ تبوک (ستمبر) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں بذریعہ ڈاک موصولہ مورخہ ۸۳/۹/۲۰ کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

خدا کی تقدیر ایک عظیم روحانی انقلاب کی طرف اشارہ کر رہی ہے!

اور

اس کی قادرانہ تدبیر ایک عدیم المثال تبدیلی کی نوید سنا رہی ہے!

مگر وہی لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے جو خود اپنی ذات میں ایک روحانی انقلاب برپا کریں گے۔!

وادیٔ کشمیر میں منعقدہ دسویں صوبائی سالانہ کانفرنس اور اجتماع مجالسِ انصار اللہ کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز مشفقانہ پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۷، ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء کو منعقد کر رہی ہے۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ کشمیر اور لجنہ اماء اللہ کشمیر کے اجتماعات بھی مورخہ ۲۷ اگست اور ۳۱ اگست کو منعقد ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان اجتماعات کو بہت برکت بخشے اور آپ سب کو جو ان اجتماعوں میں شریک ہو رہے ہیں ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین!

اس موقعہ پر میں آپ سب کو جو ان اجتماعوں میں شرکت کر رہے ہیں اور آپ کے توسط سے کشمیر میں بسنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کو آپ کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ آپ سب کو علم ہے، ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے اس پاک اور مقدس بندے کے نام نامی پر اور اس کی خوبو لے کر مبعوث ہوئے تھے جو آج سے تقریباً انیس سو برس پہلے رومی سلطنت کے زمانہ میں گلیل کی بستی میں بنی اسرائیل کی نجات کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ مگر اس کے ہم وطنوں اور ہم قوموں نے اس کے پیغام کو اعتناء کے قابل نہ سمجھا اور تمام قوم اس کی مخالفت میں کھڑی ہوگئی۔ اور طرح طرح کے دکھ اسے دیئے گئے۔ ہر قسم کے مصائب اس پر روا رکھے گئے یہاں تک کہ اس کی موت کے خواہاں ہو کر صلیب پر اسے لٹکایا۔ مگر خدا نے جو اپنے بندوں کا محافظ اور اپنے پیاروں کو بچانے والا ہے معجزانہ طور پر صلیب کی لعنتی موت سے اسے بچایا۔ اور بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف اس کی راہ نمائی کی۔ اور خدا کے حکم پر اس نے اپنے وطن سے ہجرت کی اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش کے لئے ایک طویل سفر اختیار کیا۔ خدا نے ان گمشدہ قبائل کے لوگوں کے دل ہدایت کے قبول کے لئے کھولے اور ان کے سینوں کو اس برگزیدہ کے پیغام پر ایمان لانے کے لئے انشراح عطا کیا۔ اور آخر خدا کا یہ برگزیدہ بندہ ایک لمبی عمر پانے اور اپنی گمشدہ بھیڑوں تک پیغامِ حق پہنچانے کے بعد اس ناپائیدار دنیا کو چھوڑ کر اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملا۔ اور کشمیر کے خطے کو اپنے پاک مزار سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۱۰ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں — جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جاسکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ تبوک ۶۲ ۱۳ہش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت سفر!

الٰہی نوشتوں اور پیشخبریوں کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد بفضلہٖ تعالیٰ یہ غیر متزلزل یقین رکھتا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری تمام ادیان پر غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ انقلاباتِ زمانہ کے نتیجہ میں دُنیا کے حالات چاہے کیسا بھی رُخ اختیار کریں اور نقشۂ عالم پر خواہ کیسی ہی عظیم تبدیلیاں رُونما ہوں، بہر صُورت اسلام کا موعود اور عالمگیر رُوحانی غلبہ ایک ایسی آسمانی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی بھی طاقت پورا ہونے سے روک نہیں سکتی۔ خود اللہ تبارک و تعالیٰ اِس اٹل اور ناقابلِ تردید آسمانی صداقت کا اعلان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (الصف: ۹، ۱۰)

ترجمہ:۔ وہ (منکرینِ اسلام) چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں کی پھونکوں سے اللہ کے نُور کو بجھا دیں۔ مگر اللہ اپنے نُور کو پُورا کرکے چھوڑے گا۔ خواہ منکر کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خُدا ہی ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام سورۃ الصف کی اِن آیاتِ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ آیت جسمانی اور سیاستِ مُلکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے..... خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اِس زمانہ میں پیدا کرکے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ اِرادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج فرمادے۔ اور اپنی حجّت ان پر پُوری کرے......سو چونکہ خداوندِ کریم نے اسبابِ خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو اتمام خدمت دین کے لئے نہایت ہی مُعین و مددگار ہے۔ اس لئے اس نے محض اپنے تفضلات وعنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیتِ کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا رُوحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے۔ اور خدائے تعالیٰ ان دلائل وبراہین کو اور اُن سب باتوں کو جو اِس عاجز نے مخالفوں کے لئے لِکھے ہیں، خود مخالفوں تک پہنچا دے گا۔ اور اُن کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دُنیا میں ظاہر کرکے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کردے گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ تا ۵۰۲)

عرصہ قریبًا ۹۴ سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری ہونے والی غلبۂ اسلام کی یہ بابرکت آسمانی مہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج انتہائی سُرعت اور برق رفتاری کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دُنیا کے گوشے گوشے میں مساجد اور دیار التبلیغ کی تعمیر، قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کے تراجم کی وسیع پیمانے پر اشاعت اور انتہائی مخلص و فدائی جماعتوں کا قیام اس حقیقت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ بابرکت سفر مشرقِ بعید بھی غلبۂ اسلام کی اسی بابرکت آسمانی مہم کی ایک اہم ترین کڑی ہے، جو ممالکِ مشرقِ بعید میں جماعتِ احمدیہ کے کسی خلیفہ کا پہلا دورہ ہونے کی وجہ سے ایک تاریخ ساز اہمیت رکھتی ہے۔ اور چونکہ حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود کے اس سفر کا ایک بڑا مقصد برِّاعظم آسٹریلیا میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی عظیم الشان مسجد اور دار التبلیغ کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے اس لئے اس دورہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اندریں حالات ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم پُوری توجّہ اور التزام کے ساتھ ان جلیل القدر مقاصد کی تکمیل کے لئے دن رات دُعائیں کریں جن کے پیشِ نظر ہمارے جان و دل سے محبوب آقا نے دُور دراز کا یہ پُرصعوبت سفر اختیار فرمایا ہے وہاں اس کے نتیجہ میں عائد ہونے والی عظیم جماعتی ذمہ داریوں کو پُورا کرنے کے لئے ابھی سے خود کو تیار بھی کریں۔ تا احمدیت کا سالارِ کارواں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر نئے سے نئے سنگِ میل نصب کرتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کا ہر ہر گام پر حامی و ناصر ہو۔ آپ کو مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا چلا جائے۔ اور ہمیں حضور پُرنور کی بابرکت رُوحانی قیادت میں تبلیغ و اشاعتِ دین کے تمام تقاضوں کو بطریقِ احسن پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ واللہ الموفق و المستعان ؂

خورشید احمد انور

سرزمینِ ربوہ

سرزمینِ ربوہ کے ذرّوں پہ میری جاں نثار
ہے فضاؤں میں نہاں اس کی مدینے کی بہار

فضل و لطف و مہربانی کا ہے زندہ نشاں
عزمِ سُلطان البیان محمودؓ کی ہے یادگار

چُوم کر اس کا سرِ داماں رواں رودِ چناب
سرخمیدہ ہے فلک بھی دیکھ کر اُس کا وقار

اس کے میداں وادیٔ ایمن ہیں عکسِ جمیل
جلوہ گاہِ طُور کے ہیں نقش اس کے کوہسار

ہے نگاہِ حق تعالیٰ میں مقام اس کا بلند
شہپرِ جبریلؑ اس پر ہے ہمہ دم سایہ دار

عرش سے تا فرش سیلِ نُورِ یزداں جلوہ ریز
ہے نزولِ قُدسیاں اس جا قطار اندر قطار

ہے اذانوں میں نہاں رُوحِ بلالی سر بسر
سُننے والے سُنتے ہیں اس کو بگوشِ ہوشیار

مسجدوں میں دیکھئے اللہ مستوں کا ہجوم
ہے جبینوں سے الٰہی نُورِ حق کے آشکار

یہ مہمِ احیاءِ دیں کا مرکزِ فعّال ہے
گردشِ خوں کا ہو جیسے دل پہ سارا انحصار

ہے خلافتِ مہدیٔ معہودؑ کی یہ تخت گاہ
موردِ الطافِ سُبحانی بنا ہے یہ دیار

ہے یہ ایوانِ خلافت مثلِ چرخِ چارمیں
"ابنِ مریم" حضرتِ طاہر کا ہے جائے قرار

ہیں یہاں کے رہنے والے نیکدل قدسی صفات
گنجِ علمِ دیں کے حامل، متقی نیکو شعار

ہیں سعادت کے جگر پارے صداقت آشنا
ہے غلامیٔ محمدؐ پر ہی اُن کا افتخار

ہے اُمنگ اُن کی کہ ہو دینِ محمدؐ کا عروج
سربلند ہو پرچمِ اسلام با عزّ و وقار

ہے خلافت کی اطاعت اُن کا مقصودِ حیات
جان و مال و آبرو اُن کا اِسی پر ہے نثار

ہے یہ تقدیرِ خُداوندی کہ آئے وہ زماں!
ہر جگہ دُنیا میں ہو دینِ محمدؐ کامگار

یورپ، امریکہ آسٹریلیشیا ارضِ بلالؓ
آئیں گے زیرِ لوائے سیدِ عالی تبارؐ

عاجزِ ناکارہ کے دِل میں یہی ہے آرزو
فضلِ حق تعالیٰ ہی سے بن جائے یہاں اس کا مزار

AUSTRAILASIA ربوہ ★ سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ

خطبہ جمعہ

اوّل المساجد خانہ کعبہ اور آخر المساجد مسجدِ نبوی ساری مساجد میں سب سے زیادہ عظیم المرتبت اور عظیم الشان مساجد ہیں!

جماعت احمدیہ کو ان دو عظیم المرتبت مساجد کی تعمیر سے سبق لینا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مساجد محض عبادت کے لئے تعمیر کی گئی تھیں

برّاعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے نئی مسجد کی تعمیر پر ایک عزم کے ساتھ ہمیں عبادت پر قائم ہو جانا چاہئے

دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلوص اور ہماری عبادت کی سچی رُوح کو قبول فرمائے اور کثرت کے ساتھ دِلوں کو اس گھر کی طرف مائل کر دے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲ر تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲ر ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد احمدیہ ناصر آباد۔ سندھ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝ (ابراہیم آیت ۳۶ تا ۳۹)

اور پھر فرمایا:۔

" ابھی چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم مشرق کے دورہ پر پاکستان سے روانہ ہوں گے۔ اور اس دورہ میں

برّاعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد

کی بنیاد رکھنے کا سب سے اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ یہ مسجد کی بنیاد بھی ہو گی اور مشن ہاؤس کی بنیاد بھی ہو گی۔ یعنی اس مسجد کے ساتھ ایک بہت ہی عمدہ مشن ہاؤس کی عمارت بھی تعمیر ہو گی، جہاں مبلغ اپنے ہر قسم کے فرائض پورے کر سکے گا۔ اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم مسجد ہے کہ ایک نئے برّاعظم میں پہلی اس کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سے قبل برّاعظم آسٹریلیا خالی پڑا تھا۔ اور جماعت یہ تو کہہ سکتی تھی کہ دُنیا کے ہر برّاعظم میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ لیکن برّاعظم آسٹریلیا میں اگر پیغام پہنچا تو اتفاقاً، انفرادی کوشش سے پہنچا۔ جماعت کی طرف سے کوئی باقاعدہ مشن نہیں بنایا گیا۔ اور کوئی مسجد نہیں بنائی گئی تھی۔

مسجد کے لئے جو زمین لی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت باموقع اور کافی بڑا رقبہ ہے۔ آسٹریلیا کا ایک مشہور شہر سڈنی ہے۔ سڈنی سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے کے اندر یہ جگہ واقع ہے۔ اور بڑے بڑے شہروں میں پچاس میل کا فاصلہ کوئی چیز نہیں ہوا کرتا۔ ۲۷ ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ ہے۔ جس میں انشاء اللہ مسجد بھی بنائی جائے گی اور مشن ہاؤس بھی۔ اور آئندہ جماعت کی دلچسپیوں کے لئے ہر قسم کے مواقع وہاں مہیا ہو سکیں گے۔ ۲۷ ایکڑ میں تو ماشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم بڑی اُمید لے کر اتنا بڑا رقبہ لے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ جلد اس کو بھر بھی دے۔ اور چھوٹا بھی کر دے۔ اور یوں ہماری توقعات ناکام ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اس سے بہت آگے نکل جائیں۔ ان دُعاؤں کے ساتھ انشاء اللہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔

پاکستان سے اس سفر پر روانہ ہونے سے پہلے میرا یہ آخری خطبہ ہو گا۔ اس لئے میں نے اس مسجد کے ذکر اور مساجد کی تعمیر کے مضمون ہی کو

آج کے خُطبہ کا موضوع

بنایا ہے۔ سب سے اہم مسجد جو دُنیا میں تعمیر کی گئی اور جس کے مقاصد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت شامل تھی وہ بیت الحرام ہے یعنی خدا کا وہ پہلا گھر جو مکہ میں بنایا گیا۔ اس گھر سے پہلے وہاں کوئی شہر آباد نہیں تھا۔ اس لئے "مکہ میں بنایا گیا" کے الفاظ شاید اس مضمون کو پوری طرح واضح نہیں کرتے۔ جب بھی خدا کا یہ گھر بنایا گیا اس کی تفصیلی تاریخ ہمارے پاس محفوظ نہیں۔ قرآن کریم سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ

" اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ "

کہ وہ پہلا گھر جو خدا کی عبادت کی خاطر تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا۔ لِلنَّاسِ کے لفظ میں کوئی مذہبی تفریق نہیں رکھی گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے ایسا فقرہ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر نہ مسلمانوں کا ہے نہ ہندوؤں کا ہے نہ عیسائیوں کا، کسی مذہب کا نہیں بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنایا گیا۔ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ زمانہ میں اس گھر میں وہ نبی پیدا ہو گا جس کے ذریعہ سارے بنی نوع انسان دینِ واحد پر اکٹھے ہوں گے امرِ واقعہ یہ ہے کہ دُوسری دفعہ دُنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو سکتی ہے۔ ایک آغاز پر اور ایک انجام پر۔ نبوت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ہوا اور اُس وقت کوئی تفریق نہیں تھی۔ اس وقت بھی 'ناس' ہی مخاطب تھے، کوئی مذہبی امتیاز نہیں تھا۔ اور پہلا گھر غالباً حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ نے لازماً کوئی مسجد بنائی ہو گی اور اس سے پہلے نبوت کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس گھر کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اس وقت چونکہ مذہب کی تفریق نہیں تھی۔ اس لئے آپؑ لِلنَّاس تھے۔ تمام بنی نوع انسان اور حضرت آدمؑ ایک ہی چیز کے دو نام تھے۔ آپؑ بیج تھے اُس آدمیت کا جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے مکالمہ و مخاطبہ کے لئے چُنا۔ اور دُوسری مرتبہ تب بنی نوعِ انسان کو مخاطب کیا جا سکتا تھا جب سارے بنی نوعِ انسان کو ایک دین کی طرف بُلانے والا رسول آجائے۔ یعنی

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس لئے یہ عبارت بڑی فصیح و بلیغ اور معنی خیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ پہلا گھر جو تھا وہ ابراہیمؑ کے لئے بنایا گیا یا داؤدؑ کے لئے بنایا گیا یا موسیٰؑ کے لئے بنایا گیا یا نوحؑ کے لئے بنایا گیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ ناس کے لئے بنایا گیا ہے۔ جب بنایا گیا تھا اُس وقت بھی سارے انسان اس سے وابستہ تھے اور اس کا انجام بھی ایسا ہوگا کہ تمام بنی نوعِ انسان اس گھر میں ایک خُدا کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ یعنی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور کَافَّةً لِّلنَّاسِ رسُول ظاہر ہوچکا ہوگا۔ اِس لئے مَیں نے کہا ہے کہ اس کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد حضرت مُحمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت تھی۔ گویا آپؐ کے پیدا ہونے پر اس گھر کے مقاصد کی تکمیل ہوئی۔ وہ توحید کا علمبردار، وہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والا آگیا جس کی پرستش ہی خدا کو مقصود اور منظور تھی۔ اور اس کی عبادت کے مقابل پر ساری کائنات کے عبادت کرنے والوں کی عبادت ہیچ تھی۔

اِس موقع پر جبکہ یہ عظیم الشان گھر آباد ہُوا کیا واقعات گزرے اس کا انسانی تاریخ کوئی ذکر نہیں کرتی۔ صرف ایک قرآنِ کریم ہے جس نے یہ ذکر کیا ہے کہ پہلا گھر اللہ کی عبادت کے لئے وہی ہے جو مکّہ کے پاس موجود ہے۔ البتہ قرآن کریم نے اس کی تعمیرِ نو کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس گھر کو اللہ کے منشاء کے مطابق دوبارہ آباد کرنے کا فیصلہ کیا تو اس وقت کیا واقعات گزرے۔ وہ ایسے واقعات ہیں جن کو

ہمیشہ کے لئے محفوظ

کر دیا گیا ہے۔ اُن لوگوں کی خاطر جو خدا کا گھر بنانے کی نیّت کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی پاک سُنّت پر عمل کئے بغیر اگر کوئی گھر بنایا جاتا ہے تو اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اگر اس میں وہ رُوح نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پیشِ نظر تھی تو تب بھی اُس گھر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لوگ خدا کی خاطر بڑے بڑے گھر بناتے ہیں اور اُن پر اربہا ارب روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ مگر اس گھر سے ان کو کوئی بھی نسبت نہیں ہوتی جسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے از سرِ نو تعمیر کیا تھا۔ اور وہاں کسی بادشاہت کا رُوپیہ استعمال نہیں ہوا۔ کوئی بڑے بڑے انجینئر نہیں آئے۔ فنِ تعمیر کے کوئی ماہرین نہیں اکٹھے کئے جو دنیا کے عظیم الشان معمار کہلاتے ہوں۔ کوئی قومیں مزدور نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اتنا فرماتا ہے کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو ہوئی تو باپ معمار تھا اور بیٹا مزدور۔ اور بیٹا اتنی چھوٹی عمر کا تھا کہ بمشکل دوڑنے بھاگنے کے قابل ہُوا تھا۔ اُس وقت خدا کے نبی نے خود اپنے ہاتھوں سے اس گھر کی تعمیر کی۔ پتھر اکٹھے کئے، بنیادیں کھودیں جو ریت کے تلے چھپ گئی تھیں۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو لے کر آتے ہیں تو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ خدا کا وہ پہلا گھر ہے کہاں۔ چنانچہ ریت کے اندر سے پُرانے زمانے کے منہدم گھر میں سے چھوٹی سی دیوار باہر نکلی ہوئی دِکھائی دی۔ اس دیوار پر آپ نے اپنے بچّے کو بٹھایا۔ اور پھر تلاش شروع کی کہ کس طرح اس گھر کی دوبارہ تعمیر کرنی چاہئیے۔ کیا نقشہ بنے گا۔ لیکن چونکہ حضرت اسمٰعیلؑ کا اِس تعمیرِ نو میں شامل ہونا عند اللہ ضروری تھا۔ اس لئے اس وقت تعمیرِ نو نہیں ہوئی۔ اُس وقت خدا نے ٹال دیا اُس وقت کو۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ اب تم ان کو چھوڑ کر یہاں سے چلے جاؤ۔ اور تعمیر کا جو کام اسماعیلؑ سے لینا تھا وہ خواب میں دکھایا گیا کہ اس گھر کے پاس ان کو لے کر جا رہے ہیں۔ اس وقت اس کو ٹال دیتے ہیں

بہت بڑی حکمت

تھی بلکہ ایک سے زائد حکمتیں تھیں۔ ایک تو یہی کہ آپؑ کے جس بیٹے کی نسل سے حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پیدا ہونا تھا اور جس نے اس شاخ کو بنو اسحاق سے ممتاز کر دینا تھا وہ بیٹا ابھی اس قابل نہیں تھا کہ اس گھر کی تعمیر میں حصّہ لے سکے۔ دوسرے ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہے تھے جہاں نہ پانی کا انتظام تھا اور نہ کھانے کا۔ اور اللہ تعالیٰ یہ خبر دے چکا تھا کہ مَیں نے تم سے ایک گھر بنوانا ہے۔ اور گھر ابھی بنوایا نہیں تھا، اس سے بڑی زندگی کی کوئی اور ضمانت نہیں ہو سکتی تھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اس سے زیادہ تسلی نہیں دی جا سکتی تھی کہ جب تک تم دوبارہ نہ آؤ اور (آپ وہاں بار بار آتے) جب تک اسمٰعیلؑ اس قابل نہ ہو کہ تمہارے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کرے اس وقت تک ان کو کوئی فکر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کا کیسا عظیم الشان سلوک تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا توکّل بھی کتنا عظیم الشّان تھا کہ اس حالت میں بیوی اور بچّے کو چھوڑ کر جا رہے ہیں اور پھر بیوی کی ایمانی کیفیت یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب وہ اُن کو چھوڑ کر جانے لگے تو اچانک رخصت ہوئے اور ایک طرف کا رُخ اختیار کر لیا۔ بیوی اور بچہ وہیں پڑے ہوئے تھے۔ اُن کو پانی کا ایک مشکیزہ دے گئے۔ اور کچھ کھجوریں چھوڑ گئے۔ حضرت ہاجرہ کو محسوس ہُوا کہ یہ تو ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے آوازیں دیں۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر بے قرار ہو کر پیچھے دوڑیں۔ لیکن آپ کی آواز شدّتِ غم سے بھرّا گئی۔ آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے۔ ڈرتے تھے کہ اگر بات کروں گا تو رو پڑوں گا۔ آپ اس موقع پر پُورا صبر کرنا چاہتے تھے۔ اِس لئے آپ جواب نہیں دیتے تھے۔ اور نہ مڑ کر دیکھتے تھے۔ آخر حضرت ہاجرہ نے صرف ایک سوال کیا۔ انہوں نے کہا مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ کیا خُدا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں؟ کیا اللہ کا حکم ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر مَیں راضی ہو جاؤں گی۔ پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

اس سوال میں بڑی عجیب بات تھی۔ اس میں

عورت کی فطرت کا ایک خاص راز

تھا۔ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ پر سوکن بن کر آئی تھیں۔ اور آپ کو پتہ تھا کہ حضرت سارہ ان کو پسند نہیں کرتیں اور کئی دفعہ ابراہیم علیہ السلام کو کہہ چکی ہیں کہ اس کو گھر سے نکال دو۔ یہ وہ بیقراری تھی جو اُن کے دِل کو لگی ہوئی تھی کہ مجھے یہ بتا دیں کہ میرے خدا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں یا سوکن کی خاطر کر رہے ہیں۔ اگر خُدا کی خاطر ہے تو مجھے ٹھنڈ پڑ جائے گی۔ چاہے مَیں یہاں پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر جان دے دوں۔ اور اگر میری سوکن کی خاطر ہے تو پھر تو بیقراری کی آگ اور بھی زیادہ بڑھے گی۔ ایک آپ کو چھوڑنے کا دُکھ، ایک ان حالات کا دُکھ اور اُوپر سے یہ ستایا کہ ایک بیوی کی خاطر دُوسری بیوی کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ جب اُنہوں نے یہ کہا کہ کیا خدا کی خاطر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اُنگلی آسمان کی طرف اُٹھائی۔ اور سر ہلایا۔ پھر حضرت ہاجرہ بڑے اطمینان سے آ کر اسماعیلؑ کے پاس بیٹھ گئیں۔ یہ ہے اس گھر کے پاس آباد کرنے کا آغاز۔ اور اس وقت کی جو دُعائیں ہیں اُن میں کسی شہر کا ذکر نہیں ملتا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے ربّ سے عرض کرتے ہیں رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اے خدا! اس جگہ کو بلدًا امنًا بنا دے۔ معلوم ہوتا ہے اُس وقت وہاں کسی کی جھونپڑی تک نہ تھی۔ کھلا صحرا تھا۔ جس میں نہ کوئی درخت تھا نہ کوئی سایہ۔ وہی ایک MOUND یعنی چھوٹا سا ٹیلہ بن گیا تھا۔ ایک کھنڈر کے اُوپر بس یہی ایک اُونچی جگہ تھی۔ اور دُعا سے پتہ چل رہا ہے کہ وہاں کچھ نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا یہ تھی:

"رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا" (البقرہ۔ آیت: ۱۲۷)

اے خُدا! تو اس چٹیل جگہ کو ایسے شہر میں تبدیل فرما دے جو امن کی جگہ ہو۔ جب تعمیرِ نو کی ہے تو اُس وقت تو شہر بن چکا تھا اس عرصہ میں۔ پھر جب وہ دوبارہ آتے ہیں تو وہاں جرہم قبیلے کا ایک قافلہ آباد ہو چکا تھا اور کچھ اور لوگوں نے بھی گھر بنا لئے تھے۔ جب آ کر دیکھا تو نقشہ بدلا ہُوا تھا۔ ایک بیوی اور بچّے کی بجائے ایک پُورا قبیلہ وہاں آباد ہو گیا تھا۔ وہاں جو دُعا کی ہے وہ یہ ہے:

"رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا" (ابراھیم آیت: ۳۶)

اَے خُدا اِس شہر کو جو یہاں آباد ہو چکا ہے امن کی جگہ بنا دے۔ ایک لمبے عرصہ تک رابطہ رہا۔ اور جب حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دَوڑنے پھرنے کے قابل ہُوئے تو دو واقعات یہاں گزرے ہیں۔ ایک خُدا کے پہلے گھر کی تعمیرِ نو جس میں دونوں باپ بیٹے نے حصّہ لیا۔ اور دُوسرے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی قربانی۔

پس خُدا کے گھر بنانے سے پہلے جو پس منظر ہے وہ سوچیے کتنا دردناک اور کتنا عظیم الشان ہے۔ کتنے

گہرے محبّت اور عشق کے جذبات

ہیں جو اللہ اور بندے کے درمیان چل رہے ہیں۔ اور پھر اس گھر کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اور بظاہر یہ گھر اتنا معمولی ہے کہ باپ بیٹے نے مل کر چند پتھر رکھے ہیں۔ سیدھے یا ٹیڑھے جیسے بھی اُن بیچاروں سے رکھے گئے وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ تعمیر کس طرح کیا کرتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ پیار کی نگاہیں جس گھر پر خدا کی پڑی ہیں وہ یہی گھر

ہے۔ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے جس عظیم الشان وجود نے اس گھر کو آباد کرنا تھا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور جن الفاظ میں آپ نے دُعا کی انہی الفاظ میں قبولیت کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا یہ تھی کہ:-

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ"

(البقرۃ: آیت ۱۳۰)

اے ہمارے ربّ! اِبْعَثْ فِيْهِمْ ان لوگوں میں جن کو میں نے یہاں آباد کیا ہے انہیں وہ نبی مبعوث فرما۔ وہ نبی سے مراد وہ نبی جس کی خوشخبریاں اللہ تعالیٰ پہلے نبیوں کو دیتا آرہا تھا۔ فرمایا اس گھر سے زیادہ اور کوئی گھر مستحق نہیں ہے جسے میں اور میرا بیٹا بنا رہے ہیں۔ اور جو ایسی عظیم الشان قربانیوں کے ساتھ بنایا گیا ہے کہ تو یہاں وہ نبی مبعوث فرما۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے لئے چار دُعائیں کیں کہ اس نبی کو یہ چار صفات عطا فرما۔ یتلوا علیھم وہ بنی نوعِ انسان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور کتاب کی تعلیم دے یعنی شریعت عطا کرے وَالْحِكْمَةَ اور اس شریعت کی ساتھ حکمتیں بھی بیان فرمائے۔ کوئی ایسا نبی نہ ہو جو یہ کہے کہ مانو، نہیں تو جاؤ جہنم میں بلکہ دلوں کو بھی قائل کرے، دماغ کو بھی قائل کرے۔ وَيُزَكِّيْهِمْ، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا جب یہ تین خبریں ہو جائیں گی تو تزکیہ نفس تو ایک لازمی حصہ ہے جس قوم کو ایسا رسول ملے جو اللہ کی آیتیں تلاوت کرے، پھر اس کو تعلیم کتاب دے، پھر اس کی حکمتیں بتلائے اس کا تزکیہ تو ایک طبعی بات ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دُعا کو انہی الفاظ میں قبول فرمایا لیکن ایک فرق کے ساتھ اور وہ یہ کہ اس دُعا کے الفاظ کی ترتیب بدل دی۔ اور یہ بتایا کہ بندہ کی سوچ اور ہوتی ہے اور خالق و مالک اور علیم و حکیم خدا کی سوچ اور ہوتی ہے۔ ایسا باریک فرق کر دیا ہے کہ اس سے دُعا کی شان کو بڑھا دیا ہے۔ سورۂ جمعہ میں اس

دُعا کی قبولیت کا اعلان

ملتا ہے۔ فرمایا: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ۔ دیکھو! ابراہیم کی دُعا سُنی گئی۔ یہ وہی خدا ہے جس نے انہی لوگوں میں سے وہ رسول برپا کر دیا جس کے متعلق دُعا کی گئی تھی۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وہ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، وَيُزَكِّيْهِمْ اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ یہاں تزکیہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے آخر پر رکھا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پہلے لے آیا۔ پہلے پاک کرتا ہے۔ ویعلمھم الکتب والحکمۃ پھر تعلیم کتاب دیتا ہے پھر اُن کو حکمتیں بتاتا ہے۔

اگر آپ غور کریں تو اس میں اللہ تعالیٰ نے صرف ترتیب بدلنے سے حیرت انگیز اصلاح فرمائی ہے۔ اور اسلام کی شان کی طرف بھی روشنی ڈال دی کہ کتنا عظیم الشان مذہب ہے جو اب ظاہر ہونے والا ہے۔ پہلے مذاہب کی انتہا ہوا کرتی تھی تزکیہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مذاہب کا جو دستور دیکھا تھا جو تاریخ ان کے سامنے کھلی تھی اس سے انہوں نے یہی سمجھا کہ انبیاء ہمیشہ پہلے تعلیم دیتے ہیں، حکمتیں سکھاتے ہیں۔ پھر ان کے نتیجہ میں تزکیہ ہوتا ہے۔ اور تزکیہ مقصود ہے۔ یہ آخری خبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اب دنیا میں ایک اور مذہب آنے والا ہے۔ یہ مزکیوں کو اُٹھائے گا اور مزید بلند تر مقامات پر لے جائے گا۔ اس سکول میں داخل ہونے کے لئے ڈگری زیادہ اونچی ہونی چاہیئے۔ جس طرح ابتدائی سکول میں پرائمری کے لئے اور قابلیت کی ضرورت ہوا کرتی ہے، ہائی سکول کے لئے اور ضرورت ہوتی ہے۔ اور ڈگریوں کے لئے اور ضرورت ہوتی ہے۔ پس اس ترتیب نے

مذہب اسلام کا مقام

بہت بلند کر دیا۔ خدا نے فرمایا نہیں۔ اب تو تزکیہ والے لوگ ہی یہاں داخل ہو سکیں گے۔ وہی فائدہ اُٹھائیں گے۔ گندے اور ناپاک لوگوں کے لئے یہاں جگہ ہی کوئی نہیں۔ پہلے تزکیہ ہوگا۔ پھر تم اس لائق ہوگے کہ اسلام کی باتیں سمجھو۔ تزکیہ کے بغیر نہ اس کی تعلیم سمجھ میں آتی ہے، نہ اس کی حکمتیں معلوم کر سکوگے۔ اور بعینہٖ یہی وہ مضمون ہے جس سے قرآن کریم کا

آغاز ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے یہ کسی بندہ کا کلام نہیں۔ آیات کے درمیان اتنا گہرا اور اتنا مضبوط ربط ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پہلے تو رسول کا تعارف تھا، اب کتاب کا تعارف سُنئے۔ فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ یہ وہی کتاب ہے جس طرح فرمایا یہ وہی رسول ہے جس کے لئے دُعا کی گئی تھی۔ اسی طرح فرمایا یہ وہی کتاب ہے جس نے آنا تھا۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس میں کوئی شک نہیں۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ لیکن یہ وہ ہدایت نہیں ہے جو غیر متقی کو بھی مل سکے۔ تزکیہ والے لوگ اور متقی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ فرمایا اس کتاب سے استفادہ کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ یعنی پہلے تزکیہ نفس ہو پھر یہ کتاب آگے بڑھائے گی۔ اور جن کا دل پاک نہیں ہے، جو گندے لوگ ہیں اُن کو اس کتاب سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ وہ یہ سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اُن کا مقام وہ نہیں ہے۔ اُن کی ڈگریاں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو اس عظیم الشان کالج میں داخل کیا جائے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتب ہے۔

اس کے علاوہ شانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اور طرح بھی ظاہر فرمائی ہے۔ فرمایا یہ وہ رسول نہیں ہے جو یہ انتظار کرے گا کہ تعلیم دے اور پھر تمہارا تزکیہ کرے۔ اس میں

عظیم الشّان قوتِ قدسیہ

ہے۔ اَن پڑھوں میں سے آیا اور انہی میں آیا۔ اَن پڑھوں میں پیدا ہوا اور اُن میں سے ایک تھا۔ یہاں سے بات شروع ہوئی ہے۔ اور فرماتا ہے يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ تعلیم بھی دے گا کتاب بھی سکھائے گا۔ مگر یہ تو لمبا عرصہ ہے۔ اَن پڑھوں کو کہاں تک تعلیم دی جائے کہاں تک اُن کے تزکیہ کا انتظار کیا جائے۔ فرمایا یہ اتنا عظیم الشان رسول ہے اور ایسی عظیم الشان قوتِ قدسیہ ہے اس کی کہ اس کو ملنا، اس کو دیکھنا ہی پاک ہونے کے مترادف ہے۔ اور پہلے پاک کرے گا پھر پڑھائے گا اور تعلیم دے گا۔

دوسرے معنوں میں اس کتاب والے مضمون کو ایک اور رنگ میں پیش فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ ایسا رسول ہے جو خود ہی کپڑوں کو دھوتا بھی ہے کیونکہ اس نے رنگ ڈالنا ہے۔ جس طرح ایک اچھا رنگریز ایسے رنگ کے متعلق جو ہر کپڑا پکڑ نہیں سکتا پہلے اُس کے داغ صاف کرتا ہے۔ اس رنگ کو قبول کرنے کے لئے پہلے اسے اچھی طرح تیار کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جو رنگ دینے آئے ہیں وہ ہر کپڑے پر چڑھ نہیں سکتا۔ لیکن اب تم مطالبہ کروگے کہ ہم کیسے تیار ہوں۔ تو فرمایا محمد مصطفیٰ ﷺ سے تعلق پیدا کرلو۔ یہ خود تمہیں صاف کرے گا۔ خود تیار کرے گا۔ وہ دلوں کو پاکیزگی بخشے گا جس کے بعد پھر اسلام کی تعلیم سمجھ آسکتی ہے۔ اور اس کی حکمتیں سمجھ آسکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے وہ شعر کہا جسے آپ کے شدید ترین دشمن بھی سُنتے تھے تو سر دُھنتے تھے۔ اور بعض نے اپنی مساجد پر اس شعر کو لکھوایا کہ ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ؛ محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ

کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کی دلیل ڈھونڈنے والے! کیا تم نے کبھی سُورج کی دلیل بھی ڈھونڈی ہے۔ سُورج تو اپنی صداقت کی دلیل آپ ہوا کرتا ہے۔ یہ تو ایسی سچائی اور پاکیزگی کا سُورج چڑھ گیا ہے کہ پہلی مرتبہ دُنیا میں یہ واقع ہوا ہے کہ یہ حسن کامل اپنی دلیل خود لے کر آیا ہے۔ اس لئے تم اگر دلیل ڈھونڈتے ہو تو اس کے عاشق بن جاؤ۔ اس کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ دُنیا کا محبوب ظاہر ہو چکا ہے۔ محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ۔ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے۔

سب سے زیادہ شاندار دلیل

آپ کی صفاتِ حسنہ ہیں۔ آپ کی قوتِ قدسیہ ہے۔ اور وہ سب کو پاک کرتی ہے اور پھر انہیں الٰہی رنگ چڑھانے کے لئے تیار کرتی ہے۔ چنانچہ یہ دُعا تھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چھوٹے سے کھنڈر کے اوپر جس کو بڑی محنت سے آپ نے تلاش کیا الٰہی ہدایت کے مطابق، ورنہ وہ کھنڈر تلاش بھی نہیں ہونا تھا۔ آپ کوئی جغرافیہ دان نہیں تھے۔ کوئی کمپاس آپ کے پاس نہیں تھی۔ خواب دیکھی اور بیوی بچے کو لے کر چل پڑے۔ اور اس زمانہ میں سینکڑوں میل کا سفر اختیار کیا۔ اور پھر ایک جگہ

ساحلِ سمندر پر آپ نے اونٹ وغیرہ چھوڑے اور وہاں سے پھر پیدل نکلے ہیں اور واپس اس حال میں لوٹے ہیں کہ نہ بیوی ساتھ تھی نہ بچہ ساتھ تھا۔ ایک توکل تھا اللہ تعالیٰ پر اور یقین تھا کہ یہ وہ گھر ہے جو سب گھروں سے زیادہ شاندار بننے والا ہے۔

پس ظاہری تعمیر کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ایسی ایسی حکومتیں ہیں جو خدا کے گھر بنا رہی ہیں کہ ہمارے صد سالہ منصوبہ پر جتنی رقم خرچ ہونی ہے اس سے کئی گنا زیادہ رقم وہ ایک مسجد کی تعمیر پر لگا دیتی ہیں۔ یعنی ہمارا صد سالہ منصوبہ دس کروڑ کا تھا۔ اور اس میں سے ابھی تک نصف کے قریب رقم وصول ہوئی ہے۔ یعنی ساری جماعت کی غریبانہ کوششوں کا یہ حال ہے اور دوسری طرف یہاں اس ملک میں بھی ایسی ایسی مساجد عطیہ کے طور پر بنائی گئی ہیں جن کے اوپر ایک ارب روپیہ سے زیادہ لاگت اٹھ رہی ہے۔ اور بعض کئی کئی ارب روپے کی ڈیزائن ہو رہی ہیں۔ پس جہاں تک ظاہری شان و شوکت کا تعلق ہے، ہم تو اس میدان کے کھلاڑی ہی نہیں ہیں۔ نہ اس سے ہمیں کوئی فرق پڑتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں دیکھو فلاں نے کتنی شاندار مسجد بنوائی ہے، ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے بہت شاندار بنوائی ہوگی۔ لیکن ہمیں تو وہ شان چاہیئے جس پر اللہ کے پیار کی نظر پڑے۔ جیسے

خدا کے انبیاء کا دستور العمل

شاندار قرار دے۔ اور وہ شاندار عمارت تو جیسا کہ میں نے بتایا بڑی غریبانہ حالت میں تعمیر ہوئی تھی۔

دوسری طرف ایک اور عمارت تھی۔ اگر یہ اوّل المساجد تھی تو وہ آخر المساجد کہلائی اور وہ مسجدِ نبوی تھی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں تعمیر فرمائی۔ اور اس مسجد کی شان بھی حُسنِ لیتے کیا تھی۔ گھاس پھونس کی چھت تھی۔ فرش پر کوئی ٹائل نہیں تھے۔ کوئی پختہ اینٹیں بنی نہیں تھیں۔ بارش ہوتی تو چھت ٹپکتی تھی تو کیچڑ ہو جاتا تھا۔ اور اس کیچڑ میں سجدہ کرتے وقت لوگوں کے ماتھے اور ناک کیچڑ سے لت پت ہو جاتے تھے۔ لیکن وہ مسجد خدائی نظر میں جو شان رکھتی تھی کسی دوسری مسجد کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

پس اوّل اور آخری دو مسجدیں ہمیں معلوم ہیں کہ جو ساری مساجد میں سب سے زیادہ شاندار ہیں اور میری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ جب بھی مسجدیں بنائیں انہی مساجد کے نمونہ پر بنائیں۔ اسی طرح دعاؤں کے ساتھ اور گریہ و زاری کے ساتھ بنائیں اور بھول جائیں اس بات کو کہ ان کی ظاہری شان و شوکت دنیا کو پسند بھی آتی ہے یا نہیں۔

ہاں یہ دعا کریں

کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے دعا کی کہ اے خدا! ان میں پھر عبادت کرنے والے پیدا کرنا جو عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ چنانچہ بڑے درد کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! میں بتوں سے تو بہت بیزار ہوں۔ شرک نے دنیا میں ایک آفت ڈھا رکھی ہے۔ وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ مجھے اور میرے بیٹے کو تُو شرک سے محفوظ رکھنا۔ کہ ہم کے شرک میں ہم ملوّث نہ ہوں۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ۔ اے خدا! بہت دنیا کو بتوں نے تباہ کیا ہے۔ اور شرک نے ہلاک کر دیا ہے۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ۔ پس اے خدا جو میری پیروی کرے گا وہ تو شرک سے پاک رہے گا۔ وہ تو میرا ہے۔ اور جو میری پیروی نہیں کرے گا اس کے سوا مسجدیں بنائے گا اور عبادت کے لئے بڑے بڑے گھر تعمیر کرے گا مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ــــ لیکن اس کے متعلق بھی میں اتنا عرض کرتا ہوں، وَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ تُو غفور رحیم ہے۔ ان کے لئے بھی بخشش کے سامان پیدا کرنا۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ کے الفاظ میں یہ دعا اپنے درد کے معراج کو پہنچی ہے۔ کہتے ہیں، اے خدا! اس گھر کی خاطر جو میں اور میرا بیٹا یہاں تعمیر کر رہے ہیں اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ میں نے اپنی ذرّیت کو یہاں آباد کیا۔ جبکہ یہ وَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ تھی یہاں تو اس کا ایک تنکا بھی نہیں اُگتا۔ ایسا بیابان علاقہ تھا۔ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ۔ میں ڈھونڈا وہ گھر کونسا ہے جو تیری خاطر بنایا گیا تھا۔ اور وہاں میں نے اس کو آباد کیا۔ کیوں آباد کیا رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اے خدا! اس لئے آباد کیا کہ تیری عبادت کی جائے فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ

اَرْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۔ پس تُو اب لوگوں کے دل بھی مائل کر دینا۔ یہ زمین تو کچھ نہیں اُگاتی لیکن ساری زمینیں تیری ہیں جو اُگاتی ہیں تو اگر چاہے تو سب کے پھل دوڑتے ہوئے اس کی طرف چلے آئیں۔ پس دنیا کی زمینیں جو پھل اُگائیں گی۔ میری دعا یہ ہے کہ

اس زمین کی طرف ان کا رُخ پھیر دینا

اور یہاں رہنے والوں کو یہ شکوہ نہ رہے کہ انہیں وَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ میں آباد کیا گیا تھا۔ اور اے خدا! اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ۔ میں نے بہت بڑے دعوے کئے ہیں کہ یہ سب کچھ تیری خاطر کر رہا ہوں۔ لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں جو مجھے نہیں معلوم اپنے دل کی اور تُو ان کو بھی جانتا ہے اس لئے انسانی دعوے کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ آخر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو عاجزانہ بات کی ہے وہاں جا کر تان ٹوٹتی ہے کہ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ تو جانتا ہے کہ ہم جسے چھپائے ہوئے ہیں اور جسے ظاہر کر رہے ہیں۔ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اور اللہ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

پس جماعت احمدیہ کو ان دو مساجد سے جن کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی اَوَّلَ بَیْتٍ اور آخِرُ الْمَسَاجِد سے سبق لینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مساجد

محض عبادت کی خاطر

تعمیر کی گئی تھیں۔ اگر ہم ساری دنیا میں مساجد آباد کرنے کا پروگرام بنا لیں۔ اگر خدا ہمیں توفیق دے کہ برِّ اعظم آسٹریلیا کا کیا سوال ہر ہر ملک اور ہر ہر شہر اور ہر ہر بستی میں مساجد بنائیں لیکن اگر مساجد بنانے والوں کے دل تقویٰ سے خالی ہوں اور وہ خود خدا کے گھروں کو آباد کرنے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں، اگر ان کے اندر وہ ابراہیمی صفت نہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عبادات کا رنگ نہ ہو، وہ خالص نیتیں نہ ہوں جو اللہ کے لئے خالص ہو جایا کرتی ہیں، وہ نیتیں نہ ہوں جو نیتیں لیکر متقی خدا کے گھروں تک پہنچا کرتے ہیں تو پھر ان گھروں کی تعمیر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ سارے سفر بے کار ہیں اور یہ سارے پیسے ضائع کئے جا رہے ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ ہر دفعہ جب کوئی مسجد بناتی ہے تو ایک نئے عزم کے ساتھ ہمیں عبادت پر قائم ہو جانا چاہیئے۔ میں اس یقین کے ساتھ ملک سے باہر جاؤں کہ جماعتِ احمدیہ میں جو پہلے عبادت میں کمزور تھے اب وہ عبادت میں اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ اور جو پہلے عبادت کرتے تھے وہ پہلے سے بھی بڑھ کر عبادت کا حق ادا کرنے لگے ہیں۔ مجھے وہاں یہ محسوس ہو کہ جماعت اپنی عبادت میں اس طرح ترقی کر رہی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحم کی نظریں

ہم پر پڑ رہی ہیں۔ آپ کی عبادت ہی ہے جس نے اس پروگرام کو رونق بخشی ہے۔ آپ کی عبادت ہی ہے جو اس پروگرام میں خلوص اور سچائی بھر دے گی۔ ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے دنیا تو اس سے بہت بڑی بڑی مسجدیں بنا رہی ہے۔ ان کے مقابل پر ہماری مسجد کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ آپ خلوصِ نیت کے ساتھ عبادت پر قائم ہو جائیں۔ عبادت کا حق ادا کرنا سیکھ لیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

اپنی بیوی اور بچوں کو نمازیں پڑھائیں اور سمجھ کر نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیار اور محبت پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ جس طرح اس پہلے گھر کی طرف لوگوں کے دل مائل ہو گئے تھے۔ اسی طرح خدا کے اس نئے گھر کی طرف اہلِ آسٹریلیا کے دل مائل ہو جائیں گے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو اس گھر میں آنے سے روک نہیں سکے گی اور وہ ویرانہ یعنی آسٹریلیا جو روحانی لحاظ سے ویران پڑا ہوا ہے۔ وہاں خدا کی عبادات کی خاطر آپ جو گھر بنانے والے ہیں اس کی مثال بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس گھر سے ملتی جلتی ہے' وہ ظاہری طور پر بھی ویران جگہ تھی اور روحانی طور پر بھی لیکن آسٹریلیا روحانی طور پر کلیۃً ویران ہے اس لئے

دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیکی اور خلوص اور ہماری عبادت کی سچی روح کو قبول فرمائے اور کثرت کے ساتھ دلوں کو اس گھر کی طرف مائل کر دے جو ہم وہاں بنانے لگے ہیں اور یہ گھر ایک نہ رہے بلکہ اس گھر کے نتیجہ میں پھر وہاں ہزاروں' لاکھوں' کروڑوں گھر بنیں اور ہر گھر خدا کی عبادت سے بھرتا چلا جائے۔ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ یہی ہماری جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہی وہ رضا ہے جو ہمیں نصیب ہو جائے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم دنیا میں کامیاب ہو گئے اور ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

آج کے اس جمعہ کے لئے چونکہ بکثرت مسافر باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور انہوں نے واپس جانا ہوگا اس لئے جمعہ کی نماز کے ساتھ ہم نماز عصر جمع کریں گے۔ دوست جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے بھی صفیں بنالیں۔ جمعہ کی نماز کے آخری سجدہ میں خصوصیت کے ساتھ آسٹریلیا میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی کامیابی کے لئے اور اسے اس تمام علاقے میں اسلام کا نور پھیلانے کا موجب بننے کے لئے دعائیں کریں۔ (منقول از الفضل ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

تحریکِ دعائے خاص

محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اُن کے بیٹے عزیز عبدالحفیظ عاجز سلمہ کو بتاریخ ۶-۹-۸۳ سکوٹر پر امرتسر سے قادیان آتے ہوئے بٹالہ کے قریب حادثہ پیش آیا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم شیخ صاحب کی ہڈی کو ضرب نہیں آئی تاہم پیشانی اور چہرے کا کچھ حصہ مجروح ہوا۔ اور چند ٹانکے لگانے پڑے۔ جس کی وجہ سے چند روز بہت تکلیف میں گذرے۔ اسی طرح عزیز عبدالحفیظ کو بھی معمولی چوٹیں آئیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے بڑے نقصان سے بچالیا۔ احباب جماعت سے سلسلہ کے اس مخلص و دیرینہ خادم بھائی اور اُن کے بیٹے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس! محترمہ کرم نور صاحبہ بیوہ مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم مورخہ ۳ و ۴ ستمبر کی درمیانی شب وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسی روز بوقت ½ ۱ بجے صحن مسجد مبارک میں محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی کی اقتداء میں مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کروائی۔

مرحومہ ۱۹۵۱ء میں پاکستان سے اپنے خاوند کے پاس قادیان آئی تھیں۔ آپ نے درویشی کا یہ ۳۲ سالہ دور انتہائی صبر و شکر کے ساتھ گذارا۔ چند سال سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ ممکن حد تک علاج و معالجہ کیا جاتا رہا مگر رفتہ رفتہ صحت گرتی چلی گئی بالآخر ان ہی عوارض کے دوران آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے' بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (ادارہ)

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور

از مکرم عبدالمالک صاحب۔ نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور

قانون قدرت ہے کہ ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے کسی انسان کو معلوم نہیں کہ اس کی موت کب۔ کس طرح اور کہاں آئے گی اور نہ کوئی اس حکم کو ٹال سکتا ہے۔ مگر اموات کی بھی اقسام ہیں مثلاً خودکشی کی موت کو جہنمی موت قرار دیا گیا ہے مگر شہادت کی موت جس کو نصیب ہو جائے اس کو حقیقی اور دائمی زندگی مل جاتی ہے مگر اس میں انسان کا دخل نہیں بلکہ یہ سعادت خدا تعالیٰ کی مرضی اور مشیت سے صرف اس کے پیاروں کو ہی ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان پیاروں میں سے ایک خوش نصیب وجود حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا کی اور وہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی شہادت عطا فرمائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آنکھیں اشکبار ہیں اور دل غمگین مگر اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ حضرت مولانا صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ خاکسار کے ساتھ بے حد پیار اور شفقت کا تعلق تھا۔ بڑے مہربان۔ دعاگو اور محبِ انسان تھے اللہ تعالیٰ اُن کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱)

خاکسار جب بھی دعا کا خط لکھتا یا زبانی عرض کرتا تو فرماتے:-

دیکھو میاں میں تمہارا نام لے کر دعا کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے کہیں اللہ تعالیٰ اس عبدالمالک کی بھی دعائیں قبول فرما کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی کے لئے دعا کی جائے تو اس کے فرشتے کہتے ہیں مولا کریم اس کے لئے بھی ویسا ہی کر دے۔ اس لئے تمہارا نام لے کر دعا کرتا ہوں۔

(۲)

محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنے دستِ مبارک سے مورخہ ۱۳/۷/۸۳ کو آخری خط لکھا جس میں دعائیں دیں اور عید مبارک کا تحفہ بھجوایا۔ وہ آخری عید مبارک دیکر خدا تعالیٰ کا پیارا چلا گیا اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں ہر روز عید مبارک نصیب کرے۔ آمین

(۳)

خاکسار اور محترم مولانا صاحب لندن میں لندن کانفرنس کے موقعہ پر مسجد سے نکل کر ایک دن قریب ہی بازار گئے راستہ میں مَیں نے عرض کی کہ مولانا صاحب میں جہاں ملازم تھا انکی نیت کچھ ٹھیک نہیں ہے تو فرمایا۔

آؤ دعا کریں چنانچہ ہاتھ اٹھائے اور پھر آمین کہنے کے بعد فرمایا پہلے سے زیادہ رزق ملے گا۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں اور پھر جب بھی لاہور آتے فرماتے سناؤ میاں اللہ تعالیٰ نے کمی تو نہیں کی جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو قبولیتِ دعا کے مقام سے نوازا ہوا تھا اور وہ مولا کریم کے مقرب بندے تھے۔

(۴)

گذشتہ سال جب حضور سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو حضور کو الوداع کرنے ہم ایئر پورٹ لاہور گئے وہاں مولانا صاحب بھی تھے حضور جب روانہ ہوئے تو کسی نے عرض کی مولوی صاحب آپ کی ایک تصویر لینی ہے فرمایا ٹھیک ہے مگر حضور کا جہاز جانے کے بعد اس وقت مَیں دعا کر رہا ہوں۔ چنانچہ جب حضور کا جہاز روانہ ہو گیا اور آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو بلایا اور فرمایا آؤ تصویر لو مگر میری ایک شرط ہے کہ میرے ہم نام کو بھی ساتھ شامل کریں اور میرا بازو پکڑ کر ساتھ کھڑا کر لیا جو کہ میرے ساتھ انکی آخری یادگار تصویر ہے۔ اس واقعہ سے خلافت کی محبت اور حضور سے پیار کا اظہار ہوتا ہے کہ جب تک حضور کا جہاز نہیں چلا جائے گا میں دعا کرتا رہونگا اور دوسری طرف اس عاجز سے ذاتی تعلق اور پیار کا اظہار نمایاں نظر آتا ہے۔

(۵)

ایک دفعہ لاہور میں آپ کسی افسر سے ملنے آئے تو امیر صاحب لاہور سے بات کی اور اگلے دن کا پروگرام طے ہو گیا۔ صبح ہمارے دفتر شاہنواز میڈیکل سٹورز آئے اور فرمایا۔

"جس کام کے لئے ملنا ہے اسکے متعلق رات اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس کام کرنے والے کی نیت صاف نہیں بہرحال ملیں گے ضرور"

جب اُن صاحب سے مل کر دوبارہ دفتر آئے تو فرمایا۔

"دیکھو میاں ویسا ہی ہوا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں رات بتایا تھا۔ یہ بھی قربِ الٰہی کا انکا مقام تھا۔

(۶)

جس روز خلافت رابعہ کا انتخاب ہوا تو تحلیف کے بعد مسجد مبارک کے قصرِ خلافت والے دروازہ پر ملے اور مجھے فرمایا۔

(باقی ملاحظہ کیجئے ص۱۱ پر)

قرآنی تعلیمات میں حکمت

از مکرم شہزادہ پرویز صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ کلکتہ

اسلام دُنیا میں صالح معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے قول و عمل میں تطابق ہو ظاہر و باطن یکساں ہوں چنانچہ ہر دور اور ہر زمانہ میں عباد الرحمٰن نے اٰمنوا و عملو الصّالحٰت پر عمل پیرا ہو کر ایک حسین اور قابل رشک معاشرہ قائم کیا۔ اس کے بالمقابل منافق طبع لوگوں نے ہر زمانہ میں نظام معاشرت کو نقصان پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ابتداء میں ہی فرما دیا ہے۔

"یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ؕ"

یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے۔ اور وہ سمجھتے نہیں۔ اس آیت میں قبل از وقت انتباہ ہے خصوصاً مسلمانوں کو کہ وہ ہمیشہ اپنی زبان سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو عمل کے شیشے میں اُتارنے کی کوشش کریں۔ منافقین انسانی معاشرہ میں گھن کی طرح ہوتے ہیں جو معاشرہ کو اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ وہ مومنوں کو زبانی دعووں سے خوش کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا عمل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ وہ اپنے قول و فعل کے تضاد کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو بھی دھوکا میں رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ منافقین نہ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے سکتے ہیں اور نہ مومنوں کو درحقیقت وہ اپنے نفسوں کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں اُن کی ریشہ دوانیاں خود ان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

قرآن کریم کی عظمت و صداقت کا یہ بھی ایک پُر شوکت ثبوت ہے کہ آغاز کلام میں ہی متقی کافر اور منافق کی مثالیں مع صفات بیان فرما دی ہیں۔ متقی کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ یؤمنون بالغیب رکھتے ہیں۔ نمازیں خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی رضا کی خاطر تمام خدا داد طاقتیں اور صلاحیتیں خرچ کرتے رہتے ہیں قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر پوری طرح عمل کرتے ہیں۔

منافق ایک چھپا دشمن ہوتا ہے اور کافر سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر نظام سلسلہ کو کمزور کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس کی اہمیت بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہونگے۔

تاریخ اسلام میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کا نام نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے وہ بظاہر مسلمان تو ہوگیا تھا لیکن اُسے جب بھی موقعہ ملتا وہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے فتنہ اُٹھا دیتا تھا اس کا انجام بھی عبرتناک ہوا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھی منافقین کا جو عبرتناک انجام ہوتا آیا ہے۔ تاریخ اسے فراموش نہیں کر سکتی۔

اصلاح معاشرہ کے ایک پہلو کے بارے میں نہایت حکیمانہ انداز میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ نساء کے شروع میں فرماتا ہے۔

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ"

یعنی اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تعالیٰ تم پر یقیناً نگران ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سب سے پہلے اپنی پہلی وحی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کی تھی تو آپ ہی وہ پہلی خاتون تھیں جو اس وحی مقدس پر ایمان لائیں تھیں۔ حضرت رسول مقبول صلی علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے حُسن سلوک کرتے ہیں خدا تعالیٰ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔

اس آیت کریمہ کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ اس آیت کو خطبہ نکاح میں پڑھا جاتا ہے کیونکہ نکاح کے موقعہ پر ایک نئے معاشرہ کی بنیاد پڑ رہی ہوتی ہے دو خاندانوں کا بہت قریبی تعلق قائم ہوتا ہے اور اُن کا فرض ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے حُسن سلوک سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھیں اور عزتوں کا احترام کریں۔ بہرحال میاں بیوی کے ذریعہ جب ایک معاشرہ قائم ہوتا ہے تو اس پہلو سے بڑے عزم اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کہ دونوں خاندان چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے حُسن سلوک کا انداز اپنائیں اور نفس واحدہ بن کر دین و دُنیا میں سرخرو ہوں۔

محولہ بالا آیت کی روشنی میں سب سے مقدم امر والدین کی اطاعت ہے پھر دیگر اعزاء و اقارب اور رشتہ داروں سے حُسن سلوک ہے۔ والدین کی خدمت و احترام کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہے ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

معتزلہ اور احادیث نبوی

از مکرم سید عبد العزیز صاحب مقیم نیو جرسی۔ امریکہ

معتزلہ گروہ ہارون رشید اور مامون کے عہد میں اثر و رسوخ میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اِسی گروہ کی وجہ سے حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑے لگائے گئے۔ کیونکہ آپ معتزلہ سے متفق نہ تھے۔

یہ گروہ احادیث نبوی کے سخت مخالف تھا۔ جن احادیث میں اختلاف نظر آتا اُنہیں پیش کر کے وہ یہ ثابت کرتے کہ حدیث کو عزت نہیں دینی چاہیئے۔ جن احادیث پر وہ اعتراض کرتے تھے اُن میں لا نبی بعدی اور وہ حدیث شامل ہے جس میں آخری زمانہ میں مسیح کے آنے کا ذکر ہے۔ معتزلہ کا اعتراض یہ تھا کہ حدیث میں ہے کہ مسیح نبی ہوگا۔ اِس کے برعکس رسول اکرم ؐ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

پھر حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول کریم خاتم النبیین ہیں۔ اِس کے برعکس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے لوگو یہ تو کہو کہ آنحضرت ؐ خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ ہرگز نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول پہلی صدی ہجری کا ہے۔ تیسری صدی ہجری میں معتزلہ اِن مذکورہ احادیث میں تضاد دکھا کر اُن کو رد کرتے ہیں۔ اُس زمانہ کی حکومت اُن کے ساتھ تھی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں آنحضرت ؐ کی حدیث لا نبی بعدی کے بارہ میں بحث ہوئی۔ معتزلہ ایک طرف تھے جو احادیث کے مخالف تھے اور اُن کے مد مقابل دوسرے مسلمان تھے جو لا نبی بعدی کی تشریح یہ کرتے تھے کہ آنحضرت ؐ کے بعد کوئی شریعت کو منسوخ کرنے والا نبی نہ آئے گا۔ جیسا کہ تیسری صدی ہجری میں امام ابن قتیبہؒ متوفی ۲۶۷ھ "تاویل مختلف الاحادیث" صفحہ ۲۳۶ مطبع کردستان علمیہ مصر ۱۳۲۶ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان نقل کر کے بتاتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا فرمان حدیث لا نبی بعدی کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ اِس سے مراد آنحضرت ؐ کی یہ تھی کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

معتزلہ کا اِن احادیث کے متعلق اعتراض صفحہ ۱۰۶ اور ۱۰۷ کتاب "موسوعہ اسلام" مصنفہ الفریڈ گیلام ALFRED GUILLAUME پر ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں یہ مستشرق بیان کرتا ہے کہ تیسری صدی ہجری میں معتزلہ کے اِن احادیث کے بارہ میں اعتراض کا جواب دیا گیا۔ تیسری صدی ہجری کے علماء ربانی نے لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے جو معنیٰ اُس وقت کئے بالکل وہی معنیٰ آج جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ اور تیسری صدی ہجری کے بعد ایک ہزار سال تک سلف صالحین بھی لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے معنیٰ یہی کرتے رہے کہ آنحضرت ؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا نبی نہ آئے گا۔

آج غیر احمدی علماء جو معنیٰ لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے کر رہے ہیں وہ بزرگانِ سلف کی تشریح کے صریحاً خلاف ہیں ٭

"داعی الی اللہ"

از مکرم سید داؤد احمد صاحب کلب روڈ، مظفرپور (بہار)

ان دنوں ایک بہت ہی پیاری، اثر انگیز اور پُر شوکت آواز فضاؤں میں گونج رہی ہے۔ اس آواز کی سُرخی ہے "داعی الی اللہ بن جاؤ" اگر آپ اپنے دماغ کے WAVES کو پوری قوت اور توجہ کے ساتھ اس آواز کی طرف موڑیں تو آپ کو تعجب، گھبراہٹ، اُمید اور خوشی کے ملے جلے جذبات اور خیالات سے سابقہ پڑیگا۔ اگر آپ نے اپنی قوت ارادی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا اور دماغی قوتوں کو مجتمع کر کے اس آواز پر لگا دیا تو یقیناً آپ کی نگاہوں کے سامنے ایک شاندار روشن مستقبل کے دریچے وا ہوں گے اور انقلاب حقیقی کے کرشموں کو آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے۔

یہ آواز کس کی ہے؟ یہ خدا تعالیٰ کے برحق خلیفہ کی آواز ہے۔ ایک عظیم انسان کی آواز ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ پر غور کریں اور پھر اس آواز کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ کریں تو یقیناً سر سے پاؤں تک ہمارا سارا بدن کانپ اُٹھے گا۔ اور ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر یہ دُعا کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اے ہمارے آقا و مالک! ہم نے تیرے اس برگزیدہ خلیفہ کی آواز سُنی جس کے ہر حکم کی بجا آوری ہمارے لئے عین سعادت ہے۔ لیکن ہمارے کمزور کندھوں پر وہ بوجھ آن پڑا ہے جو تو نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈالا تھا۔ معاً ہماری زبان پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ مبارک الفاظ جاری ہو جائیں گے کہ:۔

"اے خدا ہمیں اپنی کمزوریوں کا اقرار اور اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں ہم تیری ہی مدد اور تیری ہی نصرت کے محتاج اور سخت محتاج ہیں۔ اے خدا تمام طاقت تجھ ہی کو حاصل ہے تو اپنے فضل سے ہمارے کمزور کندھوں کو مضبوط بنا۔ ہماری زبانوں پر حق جاری کر۔ ہمارے دلوں میں ایمان پیدا کر۔ ہمارے ذہنوں میں روشنی پیدا کر۔ تاہم اپنے فضل سے ہمت بلند بخش ہماری سستیوں اور ہماری غفلتوں کو ہم سے دور کر اور ہمارے اندر وہ قوت ایمانیہ پیدا کر کہ اگر ہماری جان بھی جاتی ہو تو چلی جائے مگر ہم تیرے احکام سے ایک ذرّہ بھی انحراف نہ کریں۔ اے خدا تو ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم تیری شریعت کو دنیا میں قائم کر سکیں تا تیرے دین کی برکات لوگوں کو محصور کر لیں اور انہیں بھی اس بات پر مجبور کر دیں کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۱۳۱)

جب ہم خدا تعالیٰ کے دربار سے اس عاجزانہ التجا کے بعد سر اُٹھائیں گے تو یقیناً اپنے وجود میں ایک انقلابی تبدیلی محسوس کریں گے اور اس پاک تبدیلی کے نتیجہ میں ہم اپنے وجود کو سنوارنے میں لگ جائیں گے۔

سب سے پہلے ہمیں اپنی ساتوں قوتوں کے دروازہ پر فرشتوں کو بٹھانا ہوگا اگر ان قوتوں کے دروازہ پر فرشتوں کو نہیں بٹھایا گیا تو پھر ان خیالات، جذبات ارادوں اور اعمال کا ہمارے وجود کے اندر داخل ہونا خارج از امکان نہیں ہوگا جنہیں خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اور جس چیز کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا اگر ہم اُسے اپنائیں گے تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہونگے اور رفتہ رفتہ یہی چیز ہمیں عشق الٰہی سے محروم کر دے گی۔ اور جو شخص عشق الٰہی سے محروم ہو وہ ہرگز داعی الی اللہ نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت تو دُنیا میں قائم ہو کر رہے گی لیکن ان وجودوں کے ذریعہ سے جو اپنے نفوس اور اموال کی قربانی کرنے والے ہونگے اور عشق الٰہی کے سرور میں ہر لمحہ اور ہر آن مسرور رہیں گے۔ وہ سات قوتیں کیا ہیں جن کے غلط استعمال کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے وہ سات قوتیں، سُننے، سونگھنے، چکھنے، دیکھنے چھونے اور جسم میں دخول و خروج کے راستوں کی طاقتیں ہیں جن کی صحیح نشو نما کے لئے خدا تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن شریف کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

دُنیا اور انسانیت کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے چوتھے دور کی یہ بہت ہی پیاری آواز ہے کہ "داعی الی اللہ بن جاؤ" پس برادران جماعت! اٹھو اور داعی الی اللہ بن کر دُنیا کو ایک حسین نظارہ دکھاؤ دُنیا کو قرآن شریف کی تعلیم سے روشن اور منور کر دو۔ داعی الی اللہ صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا نام نہیں ہے۔ یہ انسانی ضرریات کے ہر پہلو اور ہر گوشے پر حاوی ہے۔ ہر نیک کام اور عمل پر محیط ہے۔ اس کی زد سے نہ اسلامی عقائد باہر ہیں نہ شرلدین، نہ سیاست باہر ہے نہ اقتصادیات نہ تمدن باہر ہے، نہ تہذیب، نہ معاشرت باہر ہے، نہ اخلاق اور نہ علوم کے خزانے۔ پس ہمیں ان ساری چیزوں کو خدا تعالیٰ کے منشاد اور مرضی کے مطابق دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ بلفظ دیگر ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے عظیم ڈیپارٹمنٹ دُنیا میں قائم کر کے ان کی بنیادوں پر ایک نیا نظام ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان بنانا ہے۔ اور اسی کا نام ہے داعی الی اللہ۔

داعی الی اللہ کی عظیم تحریک کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ہمیں خلافت احمدیہ کو ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھنا ہوگا۔ میں ہمیشہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ خلافت قائم کرنے کا اختیار خدا تعالیٰ نے ہمیں دے دیا ہے۔ خلافت ہمارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اس لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی۔ پس ہمارا کام ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھیں اور خلافت کے قیام کے لئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ داعی الی اللہ کے عظیم قافلے کو منزلِ مقصود تک محفوظ اور کامیاب طریقے سے پہنچانے کے لئے ہمیں ہر لمحہ دعاؤں میں مشغول رہنا ہوگا۔ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی دُعا کا رابطہ انسان سے کٹ جائے تو وہ اس بچہ کی مانند بن جاتا ہے جس کا ماں سے رابطہ کٹ گیا ہو۔ جس کی خدا بھی پروا نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بن کر تشنہ روحوں کو اسلام و احمدیت کی آغوش میں لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواست ہائے دعا

★ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ سری لنکا، ماریشس و افریقہ حال ربوہ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے اپنے فرزندوں عزیز محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ ضلع ساہیوال، عزیز محمد ادریس صاحب منیر جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں پی ایچ ڈی کا مقالہ مکمل کرنے اور فرانس میں دو کانفرنسوں میں شمولیت کے بعد یکم اکتوبر کو ہوسٹن (امریکہ) میں ریسرچ فیلوشپ شروع کر رہے ہیں اور عزیز محمد داؤد صاحب منیر ایم اے مقیم نائیجیریا کی دینی و دنیوی ترقیات نیز بیٹی عزیزہ ناصرہ سلمہا کو اولاد کی نعمت عطا ہونے کے لئے ★ مکرم اے محمد کنجو صاحب کرونا گاپلی (کیرالہ) پچاس روپے درویش فنڈ میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز منیر احمد سلمہٗ ربہٗ حال مقیم دوبئی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ★ محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو (بہار) اپنے بچوں عزیزان مسرت الماس، منصور احمد اور مظہر احمد سلمہم اللہ تعالیٰ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور صحت و عافیت کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

تقریب رخصتانہ

مقامی طور پر مورخہ ۱۲/۹/۸۳ کو عزیزہ حمیدہ عظمت صاحبہ بی اے بنت مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی شادی مکرم قاضی عبدالشکور صاحب ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بحسن و خوبی عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی اور دولہا کی گل پوشی کے بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی اس کے بعد بارات مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب کے مکان پر پہنچی۔ جہاں محترم قائمقام امیر صاحب مقامی کی معیت میں اجتماعی دعا کے بعد عزیزہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بقیہ صفحہ اوّل

پس خوش قسمت ہے سری نگر اور خان یار کا محلہ کہ جس کی خاکِ پاک میں خدا کے ایک مقدس نبی نے اپنا جسمِ مطہّر و دیعت کیا اور جسے اُس مقدس نبی کے نامِ نامی پر آنے والے ایک اور مقدس نبی نے جسے اِس آخری زمانے کے موعود کے طور پر مبعوث کیا گیا تھا اپنے دعویٰ کا ثبوت ٹھہرایا اور اپنی سچائی کے ایک گواہ کے طور پر دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور خوش قسمت ہیں آپ سب جو اِس پاک خطۂ زمین کے باشندے ہیں جو خدا کے دو مقدس نبیوں کے بابرکت ناموں سے منسوب ہُوا۔

مگر یہ تعلق یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ جماعت احمدیہ کے پہلے امام اور ہمارے مقدس آقا علیہ السلام کے اوّلین حواری حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ بھی اِس خطہ زمین کا بڑا گہرا تعلق رہا۔ آپ ایک عرصے تک آپ کے وطن میں مقیم رہے۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے اپنے زمانۂ خلافت میں کشمیر اور اہالیانِ کشمیر کی بہبود کے لئے جو کام کئے اور جس طرح قدم قدم پر اہالیانِ کشمیر کی راہ نمائی اور مدد فرمائی وہ تو اپنوں اور بیگانوں سب پر ظاہر ہے۔

پس جیساکہ مَیں نے کہا ہے آپ لوگ خوش نصیب ہیں کہ آپ کے وطن کو اُس جماعت کے ساتھ ایک قدیم تعلق کی عزت بخشی گئی جس کے سپرد اِس آخری زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام کیا گیا ہے۔ جس نے بنی نوع انسان کو اوہام اور بدعقیدگی اور فاسد خیالات کے گرداب سے نکال کر خدا کی حقیقی توحید پر قائم کرنا ہے اور جس نے نسلِ انسانی کو ظلم اور ناانصافی پر مبنی معاشرہ سے نجات دلاکر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے اور خنک اور سرور بخش سائے تلے جمع کر کے اسی دُنیا میں ایک ایسی جنّت کو قائم کرنا ہے جس کی بنیاد قرآن کریم کے بیان فرمودہ محبت اور بھائی چارے، عدل اور مساوات کے اصولوں پر ہوگی۔

پس اہلِ کشمیر خوش نصیب ہیں کہ ایسی جماعت سے نسبت کی عزت اُنہیں بخشی گئی اور آپ خوش نصیب ہیں کہ کشمیر کے بسنے والوں میں سے ایسی برگزیدہ جماعت میں شمولیت کی سعادت آپ کے لئے مقدر کی گئی۔

خدا کے پیاروں اور مقدسوں کے ساتھ تعلق اور خدا کی قائم کردہ جماعت کے ساتھ نسبت ایسی خوش بختی ہے کہ جس پر اگر آپ فخر کریں تو بجا ہے۔

لیکن کیا یہ تعلق صرف فخر کا ہی تقاضا کرتا ہے؟ کیا یہ نسبت صرف اپنی خوش بختی پر نازاں ہونے کی ہی متقاضی ہے؟ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ تعلق آپ سے کچھ اور مطالبے بھی کرتا ہے اور یہ نسبت آپ سے کچھ اور بھی چاہتی ہے! یہ تعلق دل میں شکر کے جذبات پیدا کرنے کا تقاضا بھی کرتا ہے اور یہ خوش بختی دل میں حمد کے احساس اُجاگر کرنے کی بھی متقاضی ہے! خدا کے پیاروں سے تعلق اور خدا کی چُنیدہ جماعت سے نسبت کا تقاضا ہے کہ دلوں میں شکر کے جذبات ہوں اور زبانوں پر حمد کے کلمات۔ یہ نسبت اس بات کا مطالبہ بھی کرتی ہے کہ اپنے نفسوں کو ہر قسم کے سفلی کینوں اور نفسانی خواہشات کی مَیل کچیل سے صاف کیا جائے اور عجب اور تکبر اور بدظنی کے گندوں سے پاک کر کے عجز اور انکساری کی راہوں پر چلانے کے لئے کوشش کی جائے اور اپنے دل اور اپنے دماغ اور اپنے جسم کو خدا تعالےٰ کے نور کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا جائے!

پس اِس موقعہ پر مَیں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے پیاروں سے اُس تعلق اور اُس کی جماعت سے اُس نسبت کی لاج رکھیں اور اپنے کردار سے، اپنے اخلاق اور افعال سے، اپنے آپ کو اُس عزت کا اہل اور اُس خوش بختی کا مستحق ثابت کریں جو خدائے رحمان نے محض اپنی رحمت سے بِن مانگے آپ کو بخشی ہے!

اپنے نفسوں کو ٹٹولیں اور اپنے اندرونہ کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا آپ فی الحقیقت اِس عزت کے حقدار اور اِس خوش بختی کے مستحق ہیں۔ کیا آپ حقیقی معنوں میں خدا کے برگزیدوں کے ساتھ ایک مضبوط اور نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کر چکے ہیں؟ کیا آپ واقعی اِس بات کے اہل ہیں کہ آپ کو خدا تعالےٰ کی چنیدہ جماعت سے نسبت دی جا سکے؟ کیا آپ اپنے رب کی نعمتوں اور اپنے پر اُس کے احسانوں کا صحیح ادراک رکھتے ہیں اور کیا آپ اِن نعمتوں اور اِن احسانوں کی پذیرائی شکر اور حمد کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ کرتے ہیں؟

یہ سب باتیں آپ کے سوچنے کی ہیں اور یہ امور آپ کے غور کرنے کے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی شخص کسی تعلق کی بنیاد پر خدا کی نگاہ میں مقبول نہیں ٹھہرتا اور کوئی نسبت کسی انسان کو خدا کی بارگاہ میں پہنچانے کا موجب نہیں بنتی۔ خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہرنے اور خدا کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود کوشش کرے اور اپنے رب کے حضور جھکتے ہوئے اُسی سے قوت اور ہمت مانگے اور اپنے دل کو پاک اور صاف کر کے اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارے کہ وہ رحیم اور کریم خوش ہو جائے اور خود اُس کی دستگیری فرمائے! یہی ایک راہ ہے جو بندے کو خدا تک پہنچاتی ہے اور یہی ایک راستہ ہے جو انسان کو اُس کے خالق سے ملاتا ہے!

ایسی پاک تبدیلی کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”یہ مت خیال کرو کہ ہم اِس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانے سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری رُوح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ مَیں سخت دردمند ہوں کہ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِن باتوں کو تمہارے دل میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصّہ خیانت اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں۔ بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا اور بعد میں اُن کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتداء سے جو کچھ خدا تعالےٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب اِن دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے ۔“

(تبلیغ رسالت جلد دہم صلا تا ۱۰)

پس اِس موقعہ پر مَیں آپ سب کو جو اپنے تئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثاروں میں شمار کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ محبت اور پیار اور ارادت کا دعویٰ کرتے ہیں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے دلوں کو صاف اور سیدھا کر کے اور اپنی زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اُس تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں جس کی طرف ہمارے امام اور مطاع نے ہمیں بُلایا ہے اور ہر بدی کو چھوڑ کر ہر نیکی کو اختیار کریں اور ہر کجی کو ترک کر کے راستی پر قدم ماریں اور نفس کے شیطان کی غلامی سے اپنے تئیں آزاد کرا کے خدا تعالےٰ کے آستانے پر اپنا سر رکھ دیں۔ اور حقیقی خوف اور دلی حضور اور خدا کے ساتھ ایک نہ ٹوٹنے والے تعلق کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کریں۔ اور اپنے دلوں کو بغض اور کینے اور غضب اور بدظنی اور بہتان تراشی کے گندوں سے دھوکر خدا تعالےٰ کے بندوں کے ساتھ حق ہمدردی بجا لائیں۔ اور نوعِ انسان کے لئے کسی قسم کے دُکھ اور تکلیف اور آزار کا موجب نہ بنیں بلکہ خدا کی خاطر اپنے بھائیوں کے لئے ہر قسم کی خیر اور بھلائی اور فلاح کے طالب رہیں۔

یاد رکھیں کہ مسیح پاک علیہ السلام کے فدائیوں کی یہ جماعت جس میں شامل ہونے کا آپ دعویٰ کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے مقدس ہاتھوں سے قائم کی گئی ہے اور اِس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ تمام ادیان کے ماننے والوں کو دینِ واحد پر جمع کیا جائے اور تمام اقوامِ عالم کے لوگوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کیا جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے یہ خدمت ہمارے سپرد کی اور ہمیں یہ موقعہ دیا ہے کہ ہم اُس کی راہ میں اپنے جان اور مال اور وقت کو قربان کر کے اُس کی بے انتہا رحمتوں اور فضلوں کے پانے

والے بن سکیں۔ ہماری بدنصیبی ہوگی اگر ہم اس احسان کی قدر نہ کریں اور اس موقعہ سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔

یاد رکھیں خدا تعالیٰ کسی خدمت کا محتاج نہیں اور کوئی قربانی اُسے چنداں فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ہاں خدا کی راہ میں خدمت کرنے والا اور اُس کے حضور قربانی پیش کرنے والا خود اُس کی برکتوں اور رحمتوں کا مورد ہوتا ہے۔

پس جب نظامِ جماعت کی طرف سے آپ کو اپنی زندگیوں کو وقف کرنے اور اپنے اوقات کو پیش کرنے اور اپنے اموال کو خرچ کرنے کے لئے بُلایا جاتا ہے تو حقیقت میں آپ کو خدا کی رحمتوں اور برکتوں اور فضلوں کے حصول کا ایک موقعہ دیا جاتا ہے۔ اور جو اس موقعہ سے فائدہ نہیں اُٹھاتا وہ خود اپنا نقصان کرتا ہے۔ ہم میں سے جو بھی سلسلہ کی ضرورت کے وقت فرصت رکھتے ہوئے بھی اپنے اوقات کو پیش نہیں کرتا اور جماعت کے کاموں میں حصہ نہیں لیتا وہ بدقسمت ہے کہ اُسے اپنے نفع اور نقصان کا ادراک ہی نہیں۔ اور ہم میں سے جو دینی مہمات کے لئے اموال پیش کرنے کے مطالبہ کو رد کرتا ہے یا اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق پیش کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے وہ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مارتا ہے۔

احبابِ جماعت کو اسی نقصان سے بچانے کے لئے میں نے گزشتہ سال کچھ راہوں کی نشاندہی کی تھی جن پر عمل کر کے وہ اپنے ربّ کو راضی کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

میں نے تحریک کی تھی کہ ایسے احباب جنہوں نے اپنی غفلت سے ابھی تک دعوت الی اللہ کے کام سے پہلو تہی کی ہے اور اس فریضہ کی طرف کما حقہٗ توجہ نہ دے کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اُن انعاموں سے محروم رکھا ہے جو ایک سچے داعی الی اللہ کے لئے مقدر ہیں وہ اب اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے اوقات کو اس میں خرچ کریں۔ میں نے جماعت کو یہ بھی کہا تھا کہ افرادِ جماعت میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہونا چاہئیے جو دعوت الی اللہ کی اس عظیم مہم سے بے تعلق رہے۔ ہر بوڑھے اور بچے۔ جوان اور نوعمر۔ مرد اور عورت کو پوری محنت۔ پوری تندہی اور سچے اخلاص اور کامل وفاداری کے ساتھ اس بابرکت کام میں ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہئیے۔

میں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنی نادانی سے مالی قربانی کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور جنہیں اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے انعاموں اور فضلوں کا صحیح احساس نہیں ہے۔ وہ بھی توجہ کریں اور آگے آئیں اور اُن لوگوں کی صف میں شامل ہوں جنہوں نے اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں سے اپنی جھولیاں بھر لی ہیں۔ میں نے تحریک کی تھی کہ احبابِ جماعت میں سے جو ابھی تک اپنی آمد کے مطابق باشرح چندہ نہیں دے رہے اور اس طرح خود کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم اور بے نصیب رکھ رہے ہیں آگے بڑھیں اور اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے دونوں جہانوں کی خوشیاں سمیٹ لیں۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ میں سے بہتوں نے میری ان تحریکات سے فائدہ اُٹھایا ہوگا اور وہ اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے دائمی خوشحالی اور ابدی راحتوں کے حصول کے لئے اِن راستوں پر گامزن ہو گئے۔ لیکن آپ میں سے اُن کو جن تک میری یہ آواز نہیں پہنچی یا جنہوں نے اپنی غفلت یا سستی کے باعث ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی میں ایک بار پھر بُلانا چاہتا ہوں۔ بڑے دردمند دل اور ہمدردی کے جذبہ کے ساتھ میں ایسے تمام احباب کو اِن راستوں کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اُنہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ماضی میں اپنا بہت نقصان کر چکے ہیں۔ میں اُنہیں ایک موقعہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اس نقصان کی تلافی کر سکیں۔ میں اُنہیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جس راہ پر چل رہے ہیں وہ راہ بھلائی اور خیر کی طرف لے جانے والی راہ نہیں۔ وہ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔ میں اُنہیں ایک نفع بخش کاروبار کی طرف بلاتا ہوں اور ایک ایسی تجارت کی خبر دیتا ہوں جس میں نفع ہی نفع ہے۔ جس میں خسارہ کا خطرہ نہیں اور گھاٹے کا ڈر نہیں۔

خدا کی تقدیر ایک عظیم روحانی انقلاب کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور اُس کی قادرانہ تدبیر ایک عدیم المثال تبدیلی کی نوید سنا رہی ہے۔ ایک ایسی تبدیلی رونما ہونے والی ہے جس نے دُنیا کو ایک اور رنگ میں لے آنا ہے۔ ایک ایسا انقلاب برپا ہونے والا ہے جس نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو جنم دینا ہے۔ مگر وہی اُس سے فائدہ اُٹھائیں گے جو نوشتۂ دیوار پڑھ کر ابھی سے اپنے نفسوں کی تربیت کریں گے جو ایک پاک اور طیب تبدیلی اپنے اندر لائیں گے۔ جو ایک روحانی انقلاب اپنی ذات میں برپا کریں گے۔ ایک ایسی تبدیلی جسے آپ خود محسوس کر سکیں۔ ایک ایسا انقلاب جسے اپنوں اور غیروں کی آنکھ مشاہدہ کر سکے۔

یاد رکھیں جو اپنے نفس میں تبدیلی نہیں لا سکتا وہ ماحول کو بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور جو اپنی ذات میں انقلاب نہیں لاتا وہ باہر بھی انقلاب برپا نہیں کر سکتا۔

پس اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنے نفس کے خلاف جہاد کا آغاز کریں۔ اپنی راتوں کو زندہ کریں اور اپنے دلوں کو ذکر الٰہی سے روشن کریں۔ اپنی آنکھوں کے پانی سے اپنے دلوں کے گند دھو کر انہیں انوارِ الٰہی کے نزول کے لئے تیار کریں۔ پھر دیکھیں تمہارا ربّ کس قدر پیار کرنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ ظاہری طور پر آپ مجھ سے دُور ہیں مگر میں ہمیشہ آپ کو اپنے دل کے قریب پاتا ہوں۔ میں آپ کے لئے دُعائیں کرتا ہوں اور آپ کے لئے ہر بھلائی اور خیر کا طالب رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہر دُکھ اور تکلیف سے آپ کو بچائے اور ہر راحت اور خوشی آپ کو عطا کرے۔ اِس دُنیا اور اُس دُنیا میں آپ اُس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں اور اُس کے پیار کی نظر ہمیشہ آپ پر رہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع
ربوہ ۲۳-۸-۱۹۸۳ء

اعلان بابت تقرر صدر بورڈ قضاء

احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر ریزولیوشن ۲۳-ج مورخہ ۱۶-۷-۸۳ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کو صدر بورڈ قضاء مقرر فرما دیا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

وِلادتیں

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز عبدالحفیظ صاحب ناصر ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب درویش قادیان کو بتاریخ ۲۵-۸-۸۳ لبنہ (مدھیہ پردیش) میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم ظہور حسین صاحب دانی ساکن پردہ (مدھیہ پردیش) کا نواسہ ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے از راہ شفقت بچے کا نام "عبد الشکور" تجویز فرمایا ہے۔

(۲) — مکرم سید خالد احمد صاحب مقیم اونٹاریو (کینیڈا) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹-۸-۸۳ کو ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم مظفرپور (بہار) کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم ربانی صاحب نے بطور شکرانہ ۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

قارئین بدر سے نومولودین کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازئ عمر و بلندئ اقبال کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب مرحوم (بقیہ صفحہ ۶)

مالک صاحب ہم نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلے ہی روز میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا تھا۔ آپ بھی میرے سر پر ہاتھ پھیر دیں اور شرف معانقہ سے نوازیں چنانچہ حضور نے میری درخواست قبول کر لی۔ اِس سعادت پر آپ بہت خوش تھے۔ یہ بھی خلافت سے عشق ہی کا ثمر تو تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت فرمایا تھا۔

بعرض حضرت مولانا صاحب مرحوم بے شمار خصائل کے مالک تھے اور اللہ تعالیٰ نے بے حد و حساب دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازا بھی تھا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو سلسلہ کی ضروریات کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عیدالاضحیہ کے مبارک موقعہ پر جن مخلصین جماعت نے قربانی کے لئے قادیان میں رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء گرامی بغرض تحریک دعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص، و اموال میں برکت عطا کرے۔ آمین

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

نام و پتہ	تعداد جانور	نام و پتہ	تعداد جانور
مکرم رحمت خانصاحب بریڈفورڈ	۱	مکرمہ حفیظہ صادقہ صاحبہ منجانب والد مرحوم ٹورنٹو	۱
" کانسے کے - الف سومنتری - جکارتا	۱۲	مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم کھوکھر لنڈن	۱
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب امریکہ	۲	مکرمہ اہلیہ " " "	۱
اہلیہ صاحبہ مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا	۴	مکرم حبیب علی خانصاحب مرحوم حیدرآباد	۱
مکرم حسن سبوئے صاحب ساؤتھ افریقہ (نجیمی)	۳	" ڈاکٹر محمود علی خانصاحب مع فیملی امریکہ	۱
" عبداللطیف صاحب کینیڈا	۱	" فقیر محمد صاحب پرڈنیہ (U.K.)	۱
" ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نیویارک	۱	مکرمہ سلیمہ کوثر صاحبہ "	۱
" ڈاکٹر شاہد احمد صاحب "	۱	مکرم حفیظ الرحمن صاحب ہمبرگ مغربی جرمنی	۱
اہلیہ صاحبہ " " "	۱	" رفیع چوہدری صاحب " "	۱
مکرم ڈاکٹر ودود احمد صاحب انگلینڈ	۱	جماعت ماریشس	۱۳
اہلیہ صاحبہ " " "	۱	مکرم شیخ رشید احمد صاحب واشنگٹن امریکہ	۱
مکرم صدر الدین صاحب "	۱	مکرمہ عائشہ سوکیہ صاحبہ " "	۱
" دادا میاں سلطان محمد صاحب "	۱	مکرم محمد طیب صاحب " "	۱
والدہ مکرم میاں رحمت علی صاحب "	۱	" نذیر الٰہی صاحب " "	۱
والدہ " محمد علی صاحب "	۱	مکرمہ سکینہ خانم صاحبہ " "	۱
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ "	۱	مکرم مبشر احمد صاحب ہمبرگ مغربی جرمنی	۱
" بیگم طاہر مرزا صاحب "	۱	" مسعود گنائی صاحب [illegible] (U.K.)	۱
مکرم محمد یوسف صاحب احمدی "	۱	" اسمٰعیل سبحان صاحب مع فیملی ماریشس	۱
" غفور الحق صاحب "	۱	" فاروق سوکیہ صاحب مع فیملی لنڈن	۱
مکرمہ نسرین گنائی صاحبہ "	۱	" خالد احمد صاحب سوکیہ مع فیملی "	۱
" والدہ مشرف گنائی صاحب "	۱	" ریاض قدیر صاحب منجانب والد مرحوم "	۱
مکرم مبارک احمد صاحب مغربی جرمنی	۱	جماعت احمدیہ انڈونیشیا	۷۰
" نعیم راجہ صاحب "	۱	مکرمہ عزیزہ راشدہ حمید صاحبہ امریکہ	۱
" شمس الدین صاحب "	۱	" خدیجہ سلطانہ صاحبہ منجانب والدہ ڈنمارک	۱
احمدیہ مشن برطانیہ	۷۰	مکرم محمود احمد صاحب کالیکٹ منجانب حضرت مسیح موعودؑ	۱
مکرم عبدالشکور صاحب زیورک	۱	" گل محمد شاہ صاحب بھدرک اڑیسہ	۱
" عبدالحمید صاحب نیویارک	۱	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ آندھرا	۱
" اعجاز الحق صاحب سڈنی	۱	" اہلیہ محترمہ اے کی اے مصطفیٰ صاحب پینگاڈی کیرالہ	۱
" چوہدری عبدالغفور صاحب "	۱	" شفیق احمد صاحب " "	۱
" مظفر احمدی صاحب "	۱	" لی حبیب احمد صاحب " "	۱
" بشیر احمدی صاحب "	۱	" شرف الدین احمد خانصاحب حیدرآباد	۱
" مظفر احمدی صاحب منجانب والد مرحوم "	۱	" حمید الدین احمد خانصاحب "	۱
" " " " والدہ مرحومہ "	۱	اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب بانی کلکتہ	۱
" چوہدری بشیر احمد صاحب "	۱	مکرم شہزادہ پرویز صاحب "	۲
" ڈاکٹر منیر احمد صاحب عابد "	۱	" ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب اندور	۱
" رانا محمد امجد خانصاحب "	۱	" مرزا احمد خانصاحب نوکارو	۱
مکرمہ عالیہ صاحبہ ٹورنٹو	۱	" مولوی احمد عبداللہ صاحب مرحوم حیدرآباد	۱

پروگرام دورہ مکرم وحیدالدین صاحب شمس بطور انسپکٹر تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ بنگال و بہار

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال و بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ ۱۰/۸۳ سے مکرم وحیدالدین صاحب بطور انسپکٹر درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید نیز سال ۸۳-۸۴ء کے وعدہ جات کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے مکرم وحیدالدین صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۲۳ ۱۰/۸۳	خانپور ملکی	۲۶ ۱۱/۸۳	۳	۲۹ ۱۱/۸۳
کلکتہ	۲۵ ۱۰/۸۳	۷	۱ ۱۱/۸۳	بلارمی	۲۹	۱	۳۰
برلیئہ	۱ ۱۱/۸۳	۱	۱	خانپور ملکی	۳۰	۱	۱ ۱۲/۸۳
بہالہ	۱	۱	۲	مونگھیر	۱ ۱۲/۸۳	۲	۳
ڈائمنڈ ہاربر	۲	۱	۳	بھاگلپور	۳	۱	۴
ہوگلہ	۳	۱	۴	پاکوڑ	۴	۱	۵
کلکتہ	۴	۱	۵	بھاگلپور	۵	۱	۶
کبیرا	۵	۱	۶	مظفرپور موتی ہاری	۷	۲	۹
کلکتہ	۶	۱	۷	پٹنہ	۹	۲	۱۱
موسٰی بنی مائنز	۷	۷	۱۵	گیا	۱۱	۱	۱۲
جمشید پور	۱۵	۲	۱۷	اردل	۱۲	۱	۱۳
رانچی سمیلیہ	۱۷	۳	۲۰	آرہ	۱۳	۱	۱۴
بھاگلپور	۲۱	۳	۲۳	پٹنہ	۱۴ ۱۲/۸۳	—	—
برہ پورہ	۲۳	۳	۲۶	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید علاقہ جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹرا - آندھرا - کرناٹک - مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۵ ۱۰/۸۳ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید نیز سال ۱۹۸۳-۸۴ء کے وعدہ جات کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے متعلقہ سیکرٹریان مال کو بذریعہ خط اطلاع دی جا رہی ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۵ ۱۰/۸۳	دیو درگ	۱ ۱۱/۸۳	۱	۲ ۱۱/۸۳
بمبئی	۷ ۱۰/۸۳	۴	۱۱	ہبلی	۳	۱	۴
شادنگر براستہ حیدرآباد	۱۲	۱	۱۳	لونڈہ	۴	۱	۵
جڑچرلہ	۱۳	۱	۱۴	بلگام	۵	۱	۶
محبوب نگر	۱۴	۱	۱۵	ساونت واڑی	۶	۱	۷
دڈمان	۱۵	۱	۱۶	سورب	۸	۱	۹
چنتہ کنٹہ	۱۶	۲	۱۸	ساگر	۹	۱	۱۰
حیدرآباد سکندرآباد	۱۸	۷	۲۴	شیموگہ	۱۰	۳	۱۳
عادل آباد	۲۵	۱	۲۶	مرکرہ	۱۴	۲	۱۶
چنداپور کاماریڈی	۲۶	۱	۲۷	ویناگور	۱۶	۱	۱۷
گلبرگہ براستہ حیدرآباد	۲۷	۱	۲۸	منگلور	۱۸	۴	۲۲
یادگیر	۲۸	۳	۳۱	مدراس	۲۳	۴	۲۷
تیجاپور	۳۱	۱	۱ ۱۱/۸۳	قادیان	۳۰ ۱۲/۸۳	—	—

۴۳ مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ ... حیدرآباد - ایک جانور - مکرم کے پی محمد حبیب اللہ صاحب کوئیلون - ایک جانور - مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد - ایک جانور - مکرم غلام محمود صاحب راجوری بمبئی - ایک جانور -
مکرمہ عزیزہ خانم صاحبہ بھاگلپور بہار - ایک جانور - مکرم ملک شریف احمد صاحب پٹنہ بہار - ایک جانور -

ہفتہ قرآن مجید

۲۳ر اکتوبر تا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۲۳ر اکتوبر تا ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۳ء ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ ہستی باری تعالیٰ۔ خلق کائنات اور نظام عالم۔ انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ پردہ کی اصل غرض۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ جہاد کبیر (تبلیغ و اشاعت قرآن) عبادات اعتدال کی ضرورت۔ الخیر کلہ فی القرآن۔ تعلیم القرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

تمام عہدیداران، مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں۔ اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ سے احسن رنگ میں ہفتہ قرآن منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہفتہ تحریک جدید

۶ر اکتوبر تا ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

تحریک جدید کا سال ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے ۶ر اکتوبر تا ۱۲ر اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ لہٰذا گزارش خدمت ہے کہ امراء و صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام اور متعلقہ عہدیداران جماعتوں میں وفود کی صورت میں وصولی کی کوشش فرمائیں۔ اور مندرجہ ذیل امور کو بطور خاص مد نظر رکھیں۔

(۱) احباب اس اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابل ادا رقوم پوری ادا کریں۔

(۲) اس سے پہلے کے بقایا دار اپنے بقایوں کی ادائیگی بھی کریں۔

(۳) جو احباب اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوں ان کو بھی شامل کیا جائے۔

(۴) تمام افراد جماعت سے نئے سال کا وعدہ مع اضافہ حاصل کیا جائے۔

نوٹ:۔ تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹ دفتر وکالت مال تحریک جدید میں ارسال فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس ہفتہ کو شایان شان رنگ میں منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۲۲/۹/۸۳ کو عزیز قاضی شاہد احمد ابن مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش قادیان کی تقریب شادی عمل میں آئی ہے۔ واضح رہے کہ عزیز موصوف کا نکاح قبل ازیں عزیزہ حمیدہ انجم سلمہا بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کے ساتھ قادیان میں پڑھا جا چکا تھا۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی اور دلہا کی گلپوشی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اور پھر مکرم بہادر خان صاحب مرحوم کے مکان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ مورخہ ۲۴/۹/۸۳ کو مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں درویشان قادیان کے علاوہ بیرون سے آئے ہوئے مہمانان کرام بھی مدعو تھے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ر اداره)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

بابت ماہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

منگلی (کرناٹک)

صدر جماعت　مکرم حضرت صاحب منڈا نگھر

نائب صدر　" عبد الحی صاحب نور

سیکرٹری مال　" محمود احمد صاحب میرتی

سیکرٹری تبلیغ و تربیت　" افضل خان صاحب لودھی

یہ منظوری ۳۰ر اپریل ۱۹۸۴ء تک کے لئے ہے

کٹک (اڑیسہ)

صدر جماعت　مکرم سید ابو صالح صاحب

نائب صدر　" سید نصیر جلیل صاحب

سیکرٹری امور عامہ　" غلام مصطفیٰ صاحب

" مال و ضیافت　" عبد الصمد خان صاحب

" تبلیغ　" سید ظہور الدین صاحب

" تعلیم و تربیت　" سید محمود احمد صاحب تنویر

" تحریک جدید و وقف جدید　" محمد اسرار الحق صاحب

ضیافت　" صلاح الدین خان صاحب

" جائیداد　" سلطان احمد صاحب لودھی

بیجاپور (کرناٹک)

نائب صدر　مکرم محمود احمد صاحب منڈگی

سیکرٹری مال　" محمود احمد صاحب مجیب شیر

امام الصلوٰۃ　" عقیل احمد صاحب مجیب

یہ منظوری جنوری ۱۹۸۴ء تک کے لئے ہے

اس جماعت کا الحاق جماعت احمدیہ یادگیر سے کر دیا گیا اور امیر جماعت یادگیر اس کی نگرانی کریں گے۔

کیرا (بنگال)

سیکرٹری جوبلی فنڈ　مکرم عبد الرؤف صاحب

بقیہ عہدیداران کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

بذریعہ بینک T.M. مرسلہ رقوم کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ بیرونی جماعتوں کو اپنے چندہ جات کی رقوم بذریعہ سٹیٹ بنک یا پنجاب نیشنل بنک مرکز میں بھجوانے کی سہولت ہے۔ اس لئے اکثر جماعتیں اس سہولت سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ان سلسلہ میں سیکرٹریان مال مہربانی فرما کر آئندہ ہدایات کا خیال رکھیں کہ ایسی رقوم بنک میں جمع کرانے کے بعد بنک سے حاصل کردہ (T.M. سلپ) بنک سلپ مع تفصیل بمکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوانے کے علاوہ اس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی ضرور بھجوا دیا کریں تاکہ بلا مزید تاخیر یہ رقوم متعلقہ جماعت کے حساب میں منسوب ہو سکیں۔ نیز بنک سلپ کی پشت پر مندرجہ تفصیل بھی لکھی جائے۔

(۱) تاریخ　(۲) رقم جمع کرنیوالے دوست کا نام　(۳) رقم　(۴) جماعت کا نام　(۵) بنک کی شاخ کا نام۔

کیونکہ بعض ایسی T.M. سلپ آتی ہیں جن پر بنک کی مہر نہیں ہوتی حالانکہ ایسی مہر ضروری چاہیئے یا مہر صاف نہ ہونے کی وجہ سے اندراجات پڑھے نہیں جاتے۔ اور اس طرح چندہ جات کی رقوم متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں منسوب کرنے میں غیر ضروری تاخیر ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور سیکرٹریان مال آئندہ ان امور کا خیال رکھیں گے اور اپنی رقم بنک میں سپرد کرنے کے بعد مرسلہ رقم کی آمد و ارتفصیل اور مندرجہ بالا معلومات جلد نظارت ہذا کو بھجوانے کی کوشش کریں گے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

پروگرام دورہ محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید!

برائے مہاراشٹر۔ کرناٹک۔ آندھرا

جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر۔ کرناٹک اور آندھرا کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب وقف جدید مورخہ ۱۸/۱۰/۸۳ سے مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اصل تاریخوں کی اطلاع بذریعہ خطوط کر دی جائے گی۔

بمبئی۔ بیلگام۔ ساونت واڑی۔ ہبلی۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ ساگر۔ سورب۔ ہبلی۔ یادگیر۔ دیودرگ۔ بیجاپور۔ یادگیر۔ گلبرگہ۔ حیدر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ وڈمان۔ محبوب نگر۔ جڑچرلہ۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ جماعتہا ئے احمدیہ بھارت

بابت اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء

مندرجہ ذیل مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء تک منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو حسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ شادنگر (آندھرا)

صدر لجنہ محترمہ ہمایہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " بصیرت افضال صاحبہ
سیکرٹری تعلیم " امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ
" تربیت " مبشرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ جنتہ کنٹہ (آندھرا)

صدر لجنہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ آسنور (کشمیر)

صدر لجنہ محترمہ شفیقہ بیگم صاحبہ
نائب صدر " طاہرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری " زرودیں صاحبہ
نائب سیکرٹری " خالدہ بلال صاحبہ
سیکرٹری مال " رفعانہ صاحبہ
نائب سیکرٹری " دل شادہ اختر صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ و تربیت " عائشہ کوثر صاحبہ
" ناصرات " قرۃ العین صاحبہ
نائب ناصرات " نسیمہ [illegible] اختر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کالی کوتم (کیرالہ)

صدر لجنہ محترمہ [illegible] صاحبہ
سیکرٹری لجنہ " بی تغیہ [illegible] صاحبہ

لجنہ اماء اللہ [illegible] (آندھرا)

صدر لجنہ محترمہ [illegible] صاحبہ
جنرل سیکرٹری " رفیعہ [illegible] صاحبہ
نگران ناصرات " [illegible]

لجنہ اماء اللہ [illegible] (بہار)

صدر لجنہ محترمہ [illegible] صاحبہ
سیکرٹری مال " کلثوم [illegible] صاحبہ
" تعلیم " [illegible] بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " سکینہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور (بہار)

صدر لجنہ محترمہ نورالاسلام صاحبہ
سیکرٹری مال " طلعت جہاں صاحبہ
سیکرٹری لجنہ " عنبر سلطانہ صاحبہ
سیکرٹری تعلیم " عزیزہ خانم صاحبہ

سیکرٹری ناصرات محترمہ امتہ الکریم صاحبہ
نائب سیکرٹری ناصرات " طیبہ بارکہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور (بہار)

صدر لجنہ محترمہ جہاں بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ " امتہ السلام صاحبہ
سیکرٹری مال " شوکت آرا صاحبہ
" تعلیم و تربیت " راشدہ خانم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کوڈالی (کیرالہ)

صدر لجنہ محترمہ یونفیہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری }
سیکرٹری مال } " نور رحمت بیوی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کوسمبی (اڑیسہ)

صدر لجنہ محترمہ امتہ القیوم نائمہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری " حشمت سلطانہ صاحبہ
سیکرٹری مال " مبشرہ بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت " سکینہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات " عائشہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ)

صدر لجنہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ
نائب صدر " شوکت بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " مہرالنساء صاحبہ
سیکرٹری مال " انجم آرا صاحبہ
" تعلیم و تربیت " شمیمہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات " شکیلہ نازنین صاحبہ
خدمت خلق " شاکرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

صدر لجنہ محترمہ سیدہ زبیدہ خاتون صاحبہ
نائب صدر " سیدہ مقندرۃ النساء صاحبہ
جنرل سیکرٹری " بلقیس بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت " امتہ الحی صاحبہ
سیکرٹری مال " سیدہ رافعہ خاتون صاحبہ
نگران ناصرات " مبصرہ خاتون صاحبہ

لجنہ اماء اللہ موگرال (کیرالہ)

صدر لجنہ محترمہ سی عائشہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری " کمی بی مطیع اللہ صاحبہ
سیکرٹری مال " سعیدہ اشرف صاحبہ

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان

تاریخ ہائے انعقاد ۱۲، ۱۳ ر اخاء ۱۳۶۲ ہش / اکتوبر ۱۹۸۳ء

جیسا کہ اخبار بدر ۸ ستمبر اور بذریعہ چٹھی جملہ زعماء کرام اور ناظمین علاقہ کو مطلع کیا جا چکا ہے اس سال مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا سالانہ اجتماع ۱۲، ۱۳ ر اخاء ۱۳۶۲ ہش / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو قادیان میں منعقد ہوگا۔ سالانہ اجتماع میں زعماء کرام اور ناظمین اعلیٰ زیادہ سے زیادہ انصار کو شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شریک ہونے چاہئیں۔ نیز سالانہ اجتماع کا چندہ چھ روپے فی انصار کے حساب سے وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تا کہ سالانہ اجتماع کے لئے اجناس و ضروری سامان خرید ے جا سکیں۔ جو انصار اور نمائندے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے ہوں ان کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں تا کہ ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

آل مہاراشٹرا و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

جیسا کہ احباب کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ آل مہاراشٹرا و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ ر اکتوبر کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں براہ کرم وہ اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت المحمد بلڈنگ میں دے گی بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہونگے۔

جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں۔ براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تا کہ ان کے لئے کمرہ بک کروایا جا سکے۔ اسی طرح بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کیلئے درخواست دعا کرتی ہے

المعلن:۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

"اَفضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15. PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" مَا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کشے)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کے ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
P.O. BOX: 4583.
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس - سکول بیگ - ائر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس - پیپٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

مِنجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۲۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم : "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

مِلّین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ۔ سی۔آئی۔ٹی کالونی۔ مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

"لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" (بخاری)

ترجمہ : تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جب تک میں اس کو اُس کے باپ، اس کی اولاد اور دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کوڈک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558.
BANGALORE -2.

حیدرآباد میں

فون نمبر :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۰)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!